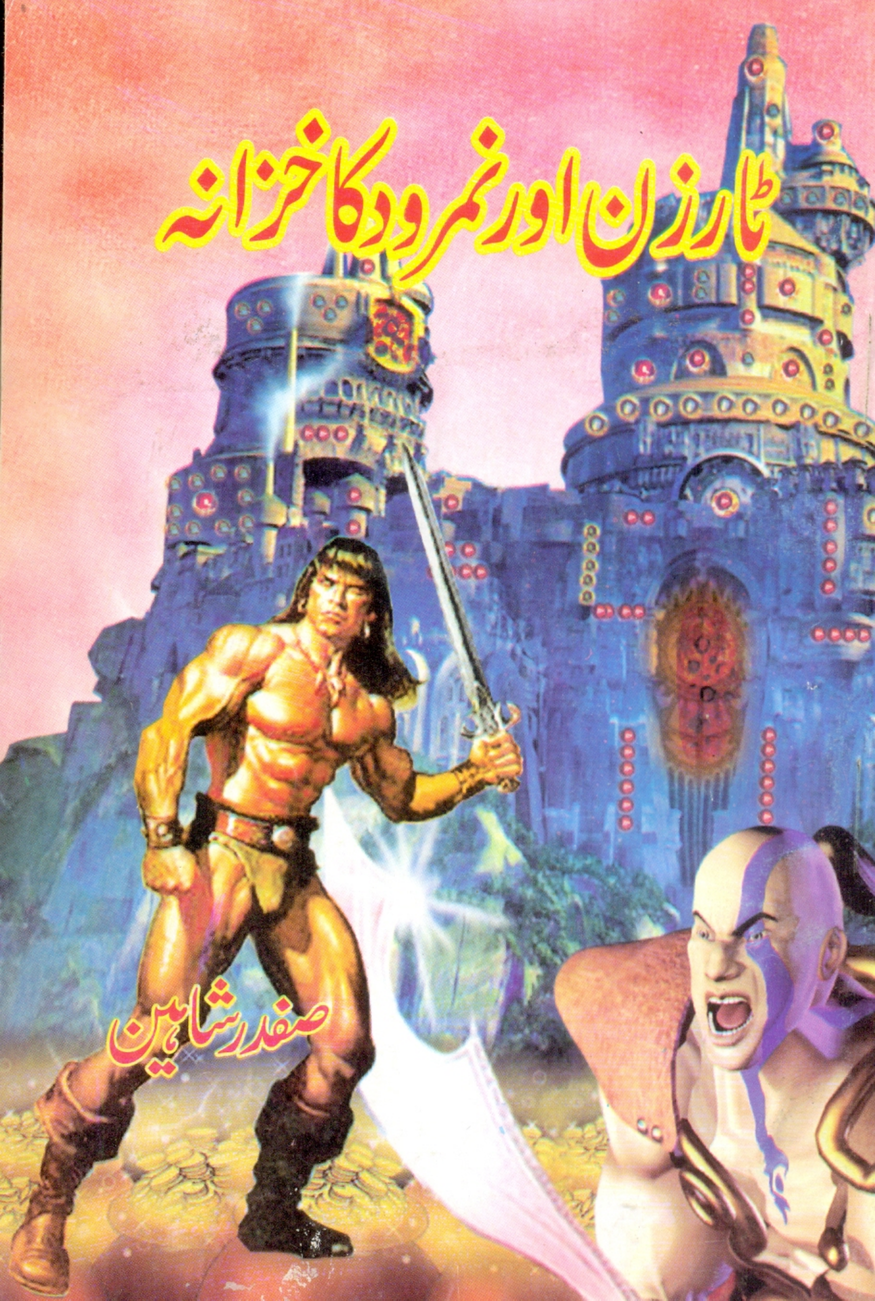
ٹارزن اور نمرود کا خزانہ
صفدر شاہین

ٹارزن اور نمرود کا خزانہ

۲۱

منصور احمد بٹ

نواب سنز پبلی کیشنز

اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی

با وقار اور نفاست پسند قارئین کے لئے پر وقار اور نفیس ترین کتابیں

طابع	نواب سنز پبلی کیشنز
مطبع	فیض الاسلام پریس
حروف آرائی	میٹرکس کمپوزرز
سرورق	ڈیزائن ماسٹر
اشاعت	۲۰۱۰ء

— ضابطہ —

حقوقِ اشاعت محفوظ ہیں

Retail Price
Rs. 25/-

نواب سنز پبلی کیشنز

اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی Ph: 051-5555275

ڈسٹری بیوٹرز اشرف بک ایجنسی کمیٹی چوک اقبال روڈ [illegible] 051-5772306

ٹارزن اور نمرود کا خزانہ

رات بے حد تاریک تھی اور گہرے سمندر پر تو اس کی تاریکی مزید بڑھ گئی تھی۔ یہ ایک بہت بڑا بحری جہاز تھا جس کی منزل امریکہ تھی۔ یہ جہاز سوڈان سے روانہ ہوا تھا اور اسے افریقہ سے ہوتے ہوئے امریکہ جانا تھا۔ آدھی رات ہو چکی تھی جہاز کے تمام مسافر گہری نیند سو رہے تھے۔ صرف ملاح جاگ رہے تھے وہ بھی انجن روم میں تھے اس لیے کسی نے بھی کونے والے کیبن سے نکلنے والے اس مسافر کو نہ دیکھا تھا۔ وہ مسافر دبے پاؤں چلتا ہوا عرشے پر آیا۔ اس کے ہاتھ میں تہہ کیا ہوا پلاسٹک تھا۔ عرشے پر اس وقت کوئی نہ تھا وہ خاموشی سے عرشے کے ایک کونے کی طرف بڑھا۔ اس نے تہہ کیا ہوا پلاسٹک کھولا اور اس کے ایک سرے پر موجود سوراخ میں پھونکیں مارنے

لگا۔ پلاسٹک میں جوں جوں ہوا بھرتی گئی وہ پھولتا چلا گیا اور چند لمحوں بعد ہی اس نے ایک چھوٹی سی کشتی کی شکل اختیار کر لی۔ سوراخ والی نلی کو اس نے ڈوری کے ذریعے مضبوطی سے باندھ دیا اور پھر اسے رسی کے ذریعے باندھ کر سمندر میں ڈال دیا۔ اس کا دوسرا سرا اس نے جہاز کے ایک کنڈے میں پھنسا دیا تھا۔ پھر وہ خود جہاز کے بیرونی حصے میں لگے ہوئے کنڈوں کو پکڑ کر نیچے اترنے لگا۔ کشتی کے قریب پہنچ کر اس نے کشتی میں چھلانگ لگا دی۔

کشتی میں بیٹھ کر اس نے جیب سے تیز دھار والا چاقو نکالا اور وہ رسی کاٹ ڈالی۔ جس کے ذریعے اس نے کشتی جہاز سے باندھی تھی۔ رسی کٹتے ہی ربڑ کی وہ کشتی آہستہ آہستہ جہاز سے دور ہونے لگی تھوڑی دیر بعد ہی وہ بحری جہاز سے کافی دور پہنچ چکی تھی۔ مسافر مطمئن ہو گیا تھا کہ اب اگر عرشے پر سے کوئی اسے تلاش کرنے کے لیے جھانکے بھی تو دیکھ نہ سکتا تھا کہ وہ کہاں ہے اب اسے جہاز کے مستول پر چلنے والی روشنی ننھے سے نقطے کی مانند نظر آ رہی تھی۔ اس نے ہاتھوں کی مدد سے کشتی کو ایک طرف دھکیلنا شروع کر دیا۔ وہ جلد از جلد کنارے پر پہنچ جانا چاہتا تھا۔ مگر ایک گھنٹے بعد ہی اس کے بازو شل ہو گئے اور اس نے کشتی کو دھکیلنا شروع کر دیا۔ اب کشتی خدا کے

سہارے چلی جا رہی تھی کس طرف یہ خود مسافر کو بھی علم نہیں تھا۔ اس نے سوچا کبھی تو کشتی ساحل پر پہنچے گی۔ یہ سوچ کر وہ اپنے تھکے ہوئے اعصاب کو آرام دینے کے لیے کشتی میں ہی لیٹ گیا۔

رات کے اندھیرے میں ساحل کو دیکھ لینا ناممکن تھا۔ اس لیے اس نے خواہ مخواہ محنت کرنا چھوڑ دی۔ اس نے یہی سوچا تھا کہ اگر رات بھر کشتی کنارے پر نہ لگی تو دن کی روشنی میں ساحل تلاش کر لے گا۔ اچانک اس کی جیب میں موجود سگریٹ میں سے ٹوں ٹوں کی مخصوص آواز خارج ہونے لگی۔ یہ آواز سنتے ہی وہ اچھل کر بیٹھ گیا اور تیزی سے جیب میں ہاتھ ڈال کر اس نے سگریٹ بکس نکال لیا۔ سرے پر موجود ایک چھوٹا سا ایریل باہر کی طرف کھینچنے کے بعد اس نے ایک بٹن دبا دیا۔ فوراً ہی ٹوں ٹوں کی آوازیں آنا بند ہو گئیں اور اس کی جگہ ایک انسانی آواز سنائی دینے لگی۔

''ہیلو ......جوڈی ......تم کہاں ہو ......؟''

''میں جہاز سے فرار ہو گیا ہوں جناب ......اور اس وقت رات کی تاریکی میں سمندر کی لہروں پر ربڑ کی کشتی کے ذریعے رواں دواں ہوں۔ لیکن میں جگہ کی نشاندہی کرنے سے قاصر ہوں۔ کیونکہ اندھیرا ہونے کی وجہ سے میں خود بھی معلوم نہیں کر سکتا کہ اس وقت میں کہاں

ہوں۔ البتہ کل دن کی روشنی میں معلوم ہو گا تو میں مفصل رپورٹ دوں گا!'' جوڈی نے سہمے لہجے میں کہا۔

''خیال رکھنا ......امریکی پولیس تمہارے پیچھے روانہ ہو چکی ہے...... کہیں پھنس نہ جانا...... جو مائیکروفلم تمہارے پاس ہے اس کا مجھ تک پہنچنا بے حد ضروری ہے...... اس مائیکروفلم پر ہی ہمارے منصوبے کی کامیابی کا انحصار ہے......'' سگریٹ لائٹر سے آواز آئی جو دراصل وائرلیس تھا اس کے بعد آواز آنا بند ہو گئی۔

امریکی پولیس کا نام سن کر جوڈی پریشان ہو گیا اور سوچنے لگا کہ کیا وہ پولیس سے بچ کر مائیکروفلم اپنے باس تک پہنچا سکے گا......یا نہیں...... کافی دیر وہ انہی سوچوں میں گم رہا اور آخرکار صبح کا اندھیرا چھٹنے سے پہلے ہی اسے نیند نے آ لیا۔ کشتی سمندر کی آوارہ لہروں پر ہچکولے کھاتی ہوئی نامعلوم منزل کی طرف رواں دواں تھی۔

☆......☆......☆

ٹارزن صبح سویرے ساحل پر جانے اور وہاں ٹھنڈی ریت پر چہل قدمی کرنے کا عادی تھا۔ آج بھی وہ حسب معمول سورج نکلنے سے پہلے ہی ساحل پر پہنچ گیا۔ منکو بھی اس کے ساتھ ہی تھا۔ دونوں ریت پر چہل قدمی کرنے لگے۔ ٹارزن کو صبح صبح ساحل سے آتی ہوئی ٹھنڈی

ہوا بہت بھلی معلوم ہوتی تھی۔ سورج نکلنے کے بعد وہ دونوں واپس آجایا کرتے تھے۔ اچانک منکو کی نظر دور سمندر میں کسی تیرتی ہوئی چیز پر پڑی اور وہ چیخا۔

''سردار ......وہ دیکھو ......کوئی چیز تیرتی ہوئی آ رہی ہے۔''

ٹارزن نے چونک کر اس کی بتائی ہوئی سمت دیکھا۔ واقعی کافی دور کوئی چیز پانی میں تیرتی چلی آ رہی تھی اور اس کا رُخ ساحل کی طرف ہی تھا۔ جلد ہی وہ چیز زیادہ قریب آ گئی۔ وہ ربڑ کی چھوٹی سی کشتی تھی۔ کشتی کچھ اور قریب آئی تو اس میں لیٹا ہوا آدمی بھی دکھائی دینے لگا وہ ایک سفید فام تھا اور سو رہا تھا۔ ٹارزن نے چند لمحے سوچا اور پھر پانی میں کود گیا کہ کہیں کوئی لہر کشتی کو پھر سے کھلے سمندر میں نہ دھکیل دے۔

وہ کشتی کو پکڑ کر کنارے پر کھینچ لایا۔ کشتی میں موجود سفید فام ابھی تک سو رہا تھا۔ ٹارزن نے اس کے کندھے کو پکڑ کر جھنجھوڑا تو سفید فام ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھا۔ ٹارزن کو دیکھ کر اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات پیدا ہوئے۔ ٹارزن بھی گہری نظروں سے اس کا جائزہ لے رہا تھا۔

''کون ہو تم اور سمندر میں کیسے سفر کر رہے تھے......؟'' چند لمحوں

بعد ٹارزن نے سوال کیا۔

''میرا نام جوڈی ہے ......ہمارا جہاز تباہ ہو گیا تھا اور میں نے بمشکل اس کشتی کے ذریعے جان بچائی ہے......'' جوڈی نے جھوٹ بولا۔

''مگر تم کون ہو ......اور یہ کونسی جگہ ہے......؟'' جوڈی نے پوچھا۔

''میں ٹارزن ہوں......وہ سامنے میرا جنگل ہے جہاں میں رہتا ہوں اور یہ میرا دوست منکو ہے......'' ٹارزن نے منکو کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''اب تم کہاں جانا چاہتے ہو......؟'' ٹارزن نے پوچھا۔

''میں تو اب اس وقت تک یہیں رہوں گا جب تک کوئی مسافر جہاز یہاں سے نہیں گزرتا......'' جوڈی نے جواب دیا۔

''کیا تمہارے پاس رہنے کا بندوبست ہے......'' اس نے دوبارہ پوچھا۔

''ہاں......کیوں نہیں......جنگل میں میرا جھونپڑا ہے...... وہاں تم میرے مہمان کی حیثیت سے رہ سکتے ہو......'' ٹارزن نے مسکرا کر کہا۔

''بہت خوب......'' جوڈی مسکرایا۔ ''جیسا سنا تھا ویسا ہی پایا......''

''کیا مطلب......؟'' ٹارزن نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

''بھئی...... میں نے اپنے ملک کے ناول اور رسالوں میں تمہارے

بے شمار کارنامے پڑے ہیں......'' جوڈی نے جلدی سے وضاحت کی۔

ٹارزن کی سمجھ میں نہ آیا کہ وہ کن کارناموں کا ذکر کر رہا ہے۔ پھر اس نے جوڈی کو ساتھ چلنے کو کہا اور منکو کے ساتھ جنگل کی طرف روانہ ہو گیا۔ جوڈی نے جلدی سے کشتی کی ہوا نکالی اور اسے تہہ کر کے اٹھا لیا۔ پھر وہ بھی ٹارزن کے ساتھ ساتھ جنگل کی طرف چلنے لگا۔

فی الحال تو وہ امریکی پولیس کی دسترس سے کافی دور اور محفوظ جگہ پر پہنچ چکا تھا اور ٹارزن کے متعلق وہ پڑھ ہی چکا تھا کہ وہ اپنے مہمانوں کو کبھی تکلیف نہیں پہنچنے دیتا۔

☆......☆......☆

ٹارزن کے جھونپڑے میں پہنچ کر جوڈی کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ موت سے بچ گیا ہو۔ ٹارزن نے اس کی خوب آؤ بھگت کی۔ روزانہ اسے جنگل کی سیر کو لے جاتا اس کے علاوہ ٹارزن نے گنجے لنگور کو ساحل کی نگرانی کے لیے مقرر کر دیا تھا کہ جب بھی کوئی جہاز آئے تو اسے اطلاع دے تا کہ جوڈی اپنے ملک واپس جا سکے۔

ایک دن جب ٹارزن کہیں گیا ہوا تھا اور جوڈی اکیلا تھا۔ وہ اکیلا ہی جنگل کی سیر کو چل دیا۔ کافی دیر وہ ادھر اُدھر گھومتا رہا۔ راستے میں اسے بے شمار جانور نظر آئے مگر جوڈی کو کسی نے بھی کچھ نہ کہا۔ کیونکہ

ٹارزن نے جانوروں کو حکم دے رکھا تھا کہ میرے مہمان پر کوئی حملہ نہ کرے۔

اچانک اس کی نظر شیروں کی جوڑی پر پڑی۔ دونوں شیر راستے میں بیٹھے آپس میں شاید کھیل رہے تھے۔ شیروں کو دیکھ کر بوڈی ایک لمحے کے لیے ڈر گیا اسے خطرہ ہوا کہ کہیں دونوں شیر اس پر حملہ نہ کر دیں۔ یہ سوچ کر اس نے جیب سے ریوالور نکال لیا تا کہ خطرے کے وقت دفاع کر سکے۔ شیر وہیں بیٹھے بیٹھے دھاڑنے لگے۔ شاید یہ ان کی عادت تھی ان کا جوڈی پر حملہ کرنے کا کوئی ارادہ نہ تھا۔ مگر جوڈی ان کی دھاڑ سن کر اتنا خوفزدہ ہوا اس نے فوراً فائر کر دیا۔ گولی ایک شیر کی کھوپڑی میں گھس گئی اور وہ وہیں تڑپنے لگا چند لمحوں بعد ہی وہ ختم ہو گیا۔

دوسرے شیر نے اپنے ساتھی کے قاتل کی طرف دیکھا اور تیزی سے اس کی طرف بڑھا اور فوراً جھپٹ کر جوڈی پر حملہ کرنے کی کوشش کی مگر جوڈی نے فوراً ہی دوسرا فائر کر ڈالا۔ دوسرا شیر قلابازی کھاتے ہوئے زمین پر ڈھیر ہو گیا۔ جوڈی نے اطمینان کا سانس لیا۔ مگر فائروں کی آواز نے پورے جنگل کو ہلا کر رکھ دیا تھا۔ تمام جانور سہم کر اپنے اپنے ٹھکانوں میں دبک گئے۔ جنگل کے سکوت میں یکدم ہی ہلچل

مچ گئی تھی۔

جوڈی اپنی نشانہ بازی کی خود ہی کو داد دے رہا تھا۔ پھر وہ آزادی سے وہاں سیر کرنے لگا۔ مگر دوبارہ اسے کوئی جانور دکھائی نہ دیا۔ فائرنگ کی آوازیں سن کہ جانور اپنی اپنی کمین گاہوں میں چھپ گئے تھے۔

ٹارزن اس وقت جنگل کے آخری کونے میں موجود ایک خرگوش کی شادی میں گیا ہوا تھا۔ ابھی خرگوش کی شادی جاری تھی کہ ایک سرخ رنگ کا طوطا ٹائیں ٹائیں کرتا ہوا اس کے کندھے پر آبیٹھا۔ طوطا بہت گھبرایا ہوا تھا اور خوفزدہ تھا۔ ٹارزن نے اس کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا اور کہا۔

"کیا بات ہے سرخ طوطے......؟"

طوطے نے کہا ......"سردار ......غضب ہو گیا ......آپ کے مہمان نے قتل کر دیا ہے ......"

"قتل ......کس کا قتل ......" ٹارزن اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

"اس نے ہمارے دو شیروں کو مار ڈالا ہے ......اس کے پاس دھماکہ کرنے والا ہتھیار ہے......" طوطے نے روتے ہوئے کہا۔

یہ سن کر ٹارزن غضبناک ہو گیا ......منکو کو بھی بے حد غصہ آیا کہ

اس ظالم انسان نے خواہ مخواہ ان کے دوساتھیوں کو ہلاک کر ڈالا۔

ٹارزن نے منکو کو واپس چلنے کا اشارہ کیا اور خود تیزی سے درختوں کی شاخوں کے ساتھ جھولتا ہوا جنگل کے وسط کی طرف جانے لگا۔ تھوڑی دیر میں وہ وہاں پہنچ گیا۔ جہاں جوڈی کھڑا ریوالور سے ایک ریچھ کا نشانہ لے رہا تھا۔ ریچھ اس سے بے خبر مزے سے کیلے کھانے میں مصروف تھا۔ اس سے پہلے کہ جوڈی فائر کرتا۔ ٹارزن دھاڑا۔

"جوڈی ......فائر مت کرنا ......"

جوڈی نے ٹارزن کی آواز سن کر پیچھے دیکھا تو ٹارزن اسے خونخوار نگاہوں سے گھور رہا تھا۔

"اوہ...... ٹارزن...... تم کہاں چلے گئے تھے...... میں تمہیں ہی ڈھونڈ رہا تھا......" جوڈی نے مسکرا کر کہا۔

"بکواس بند کرو ......جوڈی...... تم نے میری مہربانیوں کا یہ صلہ دیا ہے کہ میرے دو شیر مار دیئے اور اب اس معصوم ریچھ کو مار رہے تھے...... جس نے تمہارا کچھ نہیں بگاڑا...... میں آج تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا......" ٹارزن غصیلے لہجے میں دھاڑا۔

دوسرے ہی لمحے ٹارزن نے جوڈی پر چھلانگ لگا دی۔ جوڈی کو ٹارزن سے شاید یہ امید نہ تھی۔ اس لیے وہ فائر بھی نہ کر سکا اور ٹارزن

کے نیچے آ کر دب گیا۔

اس کے ہاتھ سے ریوالور نکل کر دور جا پڑا جسے فوراً ہی منکو نے اٹھا لیا۔ ٹارزن نے جوڈی کو اٹھا کر ایک درخت کے تنے پر مارنے کی کوشش کی مگر وہ راستے میں ہی قلابازی کھا گیا اور درخت سے ٹکرانے کی بجائے زمین پر آ گیا۔ اسی لمحے اچانک منکو کی انگلی ریوالور کے ٹرائیگر پر دب گئی۔ دھماکہ ہوا اور ٹارزن چونک کر منکو کی طرف دیکھنے لگا جو بوکھلا کر ریوالور پھینک چکا تھا۔ جوڈی نے ٹارزن کو منکو کی طرف متوجہ پایا تو دوڑ لگا دی اور درختوں کے درمیان غائب ہو گیا۔

☆......☆......☆

ٹارزن اور منکو اسے تلاش کرنے لگے۔ مگر جوڈی تو یوں غائب تھا۔ جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔ وہ کافی دیر تک اسے تلاش کرتے رہے مگر جوڈی انھیں کہیں نہ دکھائی دیا۔ نجانے اسے زمین کھا گئی تھی یا آسمان۔

جوڈی جو کہ ایک جاسوس تھا وہ درختوں کی آڑ لیتا ہوا جنگل میں دوڑتا رہا اور آخرکار جنگل سے باہر نکل آیا۔ اب وہ سامنے نظر آنے والے پہاڑوں کی طرف بڑھ رہا تھا۔ یہ پہاڑ جنگل سے دو میل کے فاصلے پر تھے وہ گرتا پڑتا پہاڑوں میں پہنچ گیا۔ وہاں ایک غار تھا۔ غار

میں وہ کل سے ہی اپنی ضروری چیزیں رکھ گیا تھا تا کہ جنگل میں کبھی خطرہ پیدا ہو جائے تو وہاں پناہ لے سکے۔ غار میں داخل ہو کر جوڈی پتھریلے فرش پر بیٹھ گیا۔ وہ بری طرح ہانپ رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس کے حواس بجا ہوئے تو وہ غار کے ایک کونے کی طرف چل دیا جہاں ایک چھوٹا سا سگریٹ نما وائرلیس سیٹ رکھا تھا۔

اُس نے وائرلیس کے سرے پر لگی ایریل والی تار باہر کھینچی اور یکے بعد دیگرے دو بٹن دبا دیئے۔ وائرلیس سے فوراً ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں اس نے ایک چھوٹا سا آلہ اٹھا کر منہ سے لگا لیا اور بولنے لگا۔

''ہیلو ......ہیلو ......چیف ......جوڈی بول رہا ہوں ......''

''یس......جوڈی......'' وائرلیس سے ایک پتلی سی آواز ابھری......

''تم کہاں سے بول رہے ہو ......''؟

''جناب میں سمندر سے نکل کر اس جنگل میں آ پہنچا ہوں جہاں ٹارزن رہتا ہے...... لیکن آج اس سے میری لڑائی ہو گئی بڑی مشکل سے جان بچا کر پہاڑوں کی طرف آیا ہوں اور اب ایک غار میں بیٹھا آپ سے باتیں کر رہا ہوں......'' جوڈی نے بتایا۔

''مائیکروفلم تو محفوظ ہے نا......'' وائرلیس سے آواز آئی۔

''جی ہاں جناب...... اس کی تو میں اپنی جان سے بھی زیادہ حفاظت کر رہا ہوں......'' جوڈی نے کہا...... ''اب آپ کسی کو بھیجیں تاکہ میں یہاں سے نکل سکوں میرا تو ریوالور بھی ٹارزن کے پاس رہ گیا ہے......''

''جوڈی...... میں اس وقت تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا کیونکہ مجھے یہی معلوم نہیں کہ تم کہاں اور کس جگہ ہو...... اب تو ایک ہی طریقہ ہے کہ تم کسی طرح بچتے بچاتے نیروبی پہنچ جاؤ...... وہاں ہمارے ساتھی تمہیں تلاش کر لیں گے......'' وائرلیس سے چیف کی آواز سنائی دی......

''کیا تم ایسا کر سکتے ہو......؟''

''ناممکن ہے جناب...... میں تو خود یہ نہیں جانتا کہ نیروبی کدھر اور کتنے فاصلے پر ہے...... میری کشتی پر بھی اب ٹارزن کا قبضہ ہے......'' جوڈی بولا۔

''سنو...... کسی طرح اپنی کشتی حاصل کر کے سمندر میں چل پڑو...... اس طرح تم کسی نہ کسی ملک کی بندرگاہ پر پہنچ جاؤ گے......'' وائرلیس سے آواز آئی۔

''اچھا جناب......میں آج رات کوشش کروں گا......'' جوڈی نے ٹھنڈا سانس لے کر کہا۔

"جلدی کرو......اگر امریکی پولیس وہاں پہنچ گئی تو پھر تمہارے لیے بھی مشکل ہو جائے گی......" چیف نے کہا۔

اسی لمحے غار کے دھانے کی طرف سے ہلکی سی کھڑکھڑاہٹ کی آواز ابھری ......جوڈی نے جلدی سے وائرلیس آف کر دیا،اور اٹھ کر غار کے دھانے کی طرف بڑھا مگر یہ دیکھ کر مسکرا دیا کہ جس چیز سے وہ ڈر گیا تھا وہ ایک گلہری تھی جو اسے اپنی طرف آتا دیکھ کر بھاگ گئی تھی۔...... وہ دوبارہ غار کے وسط میں آیا اور فرش پر لیٹ گیا اور رات ہونے کا انتظار کرنے لگا۔ جب رات ہوگئی تو وہ خاموشی سے غار سے باہر نکل آیا اور ٹارچ بھی اٹھا لایا۔

جنگل میں اس وقت گھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ تمام جنگل سکون کی نیند سویا ہوا تھا کبھی کبھار کسی درندے کی غراہٹ یا شیر کی دھاڑ سنائی دیتی اور پھر پہلے کی طرح خاموشی چھا جاتی...... پہلے تو جوڈی ڈرا کہ کہیں کوئی درندہ رات کے اندھیرے میں چیر پھاڑ کر نہ رکھ دے مگر پھر اس نے سوچا کہ رات کا وقت ہے اس پر کوئی اس وقت حملہ کرنے کی جرأت نہ کرے گا اگر کی بھی تو ٹارچ کی سے خوفزدہ ہو کر بھاگ جائے گا۔

چنانچہ وہ بے دریغ جنگل میں گھس گیا ٹارچ کی روشنی اردگرد کے

ماحول کو منور کر رہی تھی۔ وہ مطمئن تھا کہ بآسانی ٹارزن کے جھونپڑے تک پہنچ جائے گا۔ جہاں اس کی ربڑ کی کشتی موجود تھی۔ اگر کشتی مجھے مل جائے تو میں باآسانی یہاں سے نکل کر کسی دوسرے ملک پہنچ سکتا ہوں اور پھر امریکی پولیس کے یہاں پہنچنے کا خطرہ بھی نہیں رہے گا کیونکہ پولیس کے آنے سے پہلے ہی میں یہ جنگل چھوڑ چکا ہوں گا......''

یہی کچھ سوچتا ہاو وہ ٹارزن کے جھونپڑے کی طرف بڑھتا رہا۔

تھوڑی دیر بعد وہ ٹارزن کے جھونپڑے کے قریب پہنچ گیا۔ وہاں پہنچ کر اس نے ٹارچ بجھا دی۔ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر راستہ دیکھتا ہوا وہ جھونپڑے کی طرف بڑھا مگر پھر اسے یکدم رُک جانا پڑا...... ٹارزن کے جھونپڑے کے دروازے پر ایک شیر بیٹھا تھا۔ جو شاید سو رہا تھا کیونکہ اگر جاگ رہا ہوتا تو جوڈی کو دیکھ کر دھاڑتا یا اس پر حملہ کر دیتا جوڈی نے ایک لمحے کے لیے سوچا اور پھر ٹارزن کے جھونپڑے کے عقب کی طرف چل دیا۔

عقبی سمت ایک کھڑکی نما خلا تھا جو ہوا کی آمدورفت کے لیے رکھا گیا تھا جوڈی نے اندر جھانکا۔ جھونپڑے میں ٹارزن سو رہا تھا۔ اس کے قریب ہی منکو پڑا خراٹے لے رہا تھا۔ جھونپڑے میں ایک مشعل جل رہی تھی۔ جس کی روشنی میں اسے منکو کے قریب پڑا ہوا پستول نظر

آ رہا تھا۔

جوڈی دل ہی دل میں مسکرایا کہ موقع بہت اچھا ہے۔ پستول پر قبضہ کر کے ٹارزن کو باآسانی ہلاک کیا جاسکتا ہے۔ یہ سوچ کر وہ دبے پاؤں کھڑکی کی طرف بڑھا اور نہایت خاموشی کے ساتھ اندر داخل ہو گیا اندر پہنچ کر وہ چند لمحے کھڑا رہا۔ اس کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا۔ اس سے صرف تین قدم کے فاصلے پر منکو کے سرہانے پستول پڑا تھا مگر منکو اس سے بے خبر نرم نرم گھاس پر پڑا گہری نیند سو رہا تھا۔ جوڈی نے ایک قدم اٹھایا اور پھر رُک گیا۔ پھر اس نے دوسرا قدم اٹھایا۔ مگر اسی لمحہ گھاس میں کوئی سوکھا پتہ اس کے پاؤں تلے چرمرایا اور وہ فوراً رُک گیا۔ منکو کی آنکھ کھل گئی وہ وہیں پڑے پڑے دیدوں کو ادھر اُدھر گھمانے لگا۔

جوڈی پر نظر پڑتے ہی منکو نے چھلانگ لگائی اور دور جا پڑا۔ ساتھ ہی ساتھ وہ زور سے چیخا۔ فوراً ہی ٹارزن کی آنکھ کھل گئی۔ اسی لمحے جوڈی نے جھپٹا مار کر پستول اٹھا لیا اور تیزی سے ٹارزن کی طرف مڑا۔

''خبردار...... کوئی حرکت مت کرنا...... ورنہ گولی مار دوں گا......''

جوڈی غرایا اور نظروں کا زاویہ بدل کر منکو کی طرف دیکھا کہ کہیں بے

خبری میں حملہ نہ کر دے۔

مگر اس کا منکو کی طرف دیکھنا ہی قیامت بن گیا۔ ٹارزن نے اسے منکو کی طرف متوجہ ہوتے دیکھ کر لات چلائی اور جوڈی لڑکھڑا گیا۔ بوکھلاہٹ میں پستول کا ٹریگر دب گیا۔ گولی چلنے کا دھماکہ ہوا مگر ٹارزن گولی کی زد میں نہیں تھا۔ اس نے فوراً کروٹ بدل کر خود کو جوڈی کے قریب کیا اور ہاتھ بڑھا کر اس کی ٹانگ کھینچ لی۔ جوڈی پشت کے بل زمین پر گرا۔ اسی لمحے منکو پستول اٹھانے کے لیے دوڑا۔ اسی لمحے ادھر سے ٹارزن جوڈی کی طرف دوڑا۔ مگر درمیان میں ہی وہ دونوں آپس میں ٹکرا گئے۔ منکو ٹارزن کی ٹانگوں میں ایسا الجھا کہ دونوں زمین پر آ گرے۔ جوڈی نے اس موقع کا پورا پورا فائدہ اٹھایا اور تیزی سے اٹھ کر کھڑکی سے باہر چھلانگ لگا دی۔

ٹارزن نے اسے فرار ہوتے دیکھا تو وہ بھی پھرتی سے اٹھ کر کھڑکی کی طرف لپکا۔ اس نے دیکھا باہر تاریکی کا راج تھا اور اندھیرے میں نظر آنا مشکل تھا۔ لیکن ٹارزن نے تاریکی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے کھڑکی سے باہر چھلانگ لگادی۔ باہر آ کر وہ ایک لمحے کے لیے رُکا تا کہ جوڈی کے دوڑنے کی آواز سن کر اس کی سمت کا اندازہ لگا سکے کہ وہ کس طرف کو بھاگا ہے لیکن وہاں خاموشی طاری

تھی۔

اچانک بائیں طرف سے ہلکی سی آہٹ ابھری اور ٹارزن نے اس طرف دوڑ لگا دی۔ مگر چند ہی قدم اٹھانے کے بعد وہ کسی سے ٹکرا گیا اور ٹکرانے والے کے ساتھ ہی زمین پر آ پڑا۔ ہلکی سی غراہٹ ابھری اور ٹارزن کی ٹھنڈی سانس نکل گئی۔ کیونکہ جس سے وہ ٹکرایا تھا وہ ایک ریچھ تھا۔ دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔ ریچھ نے ٹارزن سے کہا۔

''سردار ......کہاں دوڑے جا رہے تھے...... اور یہ دھماکہ کیسا تھا؟''

''کچھ نہیں پیارے...... جلد بازی بعض اوقات کام بگاڑ دیتی ہے اگر میں پستول اٹھانے میں جلدی نہ کرتا اور جوڈی کو بھی پکڑ لیتا تو اس طرح ناکامی کا منہ نہ دیکھنا پڑتا مگر خیر...... اب تو وہ بچ کر نکل ہی گیا...... کیا تم نے جوڈی کو نہیں دیکھا......'' ٹارزن سے اس سے پوچھا۔

''نہیں......مگر ہوا کیا تھا...... وہ اس وقت یہاں کیا لینے آیا تھا......؟'' ریچھ نے سوال کیا۔

ٹارزن اسے تفصیل کے ساتھ جوڈی کے ساتھ پیش آنے والے واقعے کے بارے میں بتانے لگا...... اتنے میں کئی جانور اس کے گرد جمع ہو گئے جن میں منکو بھی شامل تھا۔ آخر میں ٹار[illegible] نے منکو کی طرف

دیکھ کر جانوروں سے کہا۔

''آج اگر منکو چیخ کر مجھے ہوشیار نہ کرتا تو سمجھو کہ میں اللہ میاں کے پاس پہنچ چکا ہوتا ......اس لیے میں منکو کا شکریہ ادا کرتا ہوں......''

تمام جانور تعریفی نگاہوں سے منکو کی طرف دیکھنے لگے اور منکو کی گردن فخر سے اکڑتی چلی گئی۔ وہ اپنے آپ کو تیس مار خان سمجھنے لگا تھا۔

☆......☆......☆

جوڈی نے جھونپڑے سے نکل کر دوڑنے کی حماقت نہیں کی تھی۔ وہ جانتا تھا کہ اگر وہ دوڑا تو ٹارزن اس کے دوڑنے کی آواز سے سمت کا اندازہ لگا کر اس کے پیچھے آجائے گا اور اگر ٹارزن اس کا تعاقب نہ کرتا تو بھی کوئی درندہ اس کا قصہ تمام کر دیتا اس لیے وہ دبے پاؤں چلتا رہا اور بالآخر جنگل سے نکل آیا۔ پھر وہ پہاڑی علاقے کی طرف چلنے لگا۔ وہ بار بار مڑ کے پیچھے بھی دیکھ لیتا تھا کہ کوئی اس کا تعاقب تو نہیں کر رہا۔

وہ دل ہی دل میں منکو کو گالیاں دے رہا تھا جس نے بنا بنایا کام بگاڑ دیا تھا اگر منکو نہ جاگتا تو ٹارزن اس کے ہاتھوں ہلاک ہو چکا ہوتا، مگر اب اسے بری طرح ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا تھا اور وہ جس مقصد

کے لیے گیا تھا وہ بھی پورا نہ ہو سکا اب وہ کبھی بھی کشتی حاصل نہ کر سکے گا۔

اپنے غار میں پہنچ کر اس نے سگریٹ کیس نما وائرلیس سیٹ پر اپنے چیف سے بات کی اور اسے اپنی ناکامی کا قصہ بتایا۔ چیف نے اس کی ساری بات سننے کے بعد کہا۔

''جوڈی ......اب ایک ہی طریقہ ہے کہ تم پیدل ہی کسی طرف چل پڑو اور جتنی جلدی ممکن ہو اس علاقے سے دور ہو جاؤ۔ کیونکہ عنقریب امریکی پولیس وہاں پہنچ جائے گی اور تم کو گرفتار کر لے گی اور اس طرح وہ اہم فلم جو تمہارے پاس ہے پھر امریکہ کے پاس چلی جائے گی اور ہمیں زبردست نقصان اٹھانا پڑے گا......''

''مگر جناب...... رات کے اندھیرے میں کہاں جا سکتا ہوں ...... اس کے لیے تو صبح ہونے کا انتظار کرنا پڑے گا...... انجان علاقہ ہے کہیں آدم خوروں کے ہتھے چڑھ گیا تو جان سے بھی جاؤں گا......'' جوڈی نے کہا۔

''جو مرضی آئے کرو مگر وہ مائیکروفلم کسی قیمت پر بھی امریکیوں کے ہاتھ نہ لگے سمجھے ......'' وائرلیس سے آواز ابھری۔

''آپ فکر نہ کریں جناب...... میں اپنی جان پر کھیل کر بھی فلم کی

حفاظت کروں گا ......'' جوڈی نے کہا اور وائرلیس بند کر دیا۔ غار کے فرش پر لیٹ کر وہ کل کے لیے پروگرام بنانے لگا۔

☆......☆......☆

ٹارزن اور اس کے درندے بڑی تندہی سے جوڈی کو تلاش کر رہے تھے۔ صبح ہونے تک انہوں نے پورا جنگل کھنگال ڈالا مگر جوڈی جنگل میں ہوتا تو ملتا۔ تھک ہار کر ٹارزن نے درندوں کو جوڈی کی تلاش بند کر دینے کا حکم دیا اور خود جھونپڑے میں آ کر بیٹھ گیا۔ منکو بھی اس کے پاس بیٹھا تھا۔ دونوں غور کرنے لگے کہ جوڈی کہاں چھپ جاتا ہے نہ کل ملا اور نہ ہی آج۔ اچانک منکو بولا۔

''سردار مجھے ایک شک پڑتا ہے کہ کہیں جوڈی پہاڑوں میں نہ چھپا ہوا ہو......''

منکو کی بات سن کر ٹارزن اچھل پڑا...... پہاڑوں کی طرف تو اس کا دھیان ہی نہیں گیا تھا' وہ نیزہ سنبھالتے ہوئے بولا۔

''آؤ میرے ساتھ...... وہ یقیناً ادھر ہی ہو گا ......نجانے مجھے پہلے اس طرف کا خیال کیوں نہیں آیا......''

''اپنی اپنی عقل کی بات ہے سردار......'' منکو نے مسکرا کر کہا۔

''اچھا میاں عقل مند صاحب ......اب اٹھو بھی......'' ٹارزن نے

ہنستے ہوئے کہا۔

''صبح ہو رہی ہے ......کہیں وہ نکل ہی نہ جائے......''

پھر دونوں جھونپڑے سے نکل کر پہاڑوں کی طرف بھاگنے لگے اب صبح کا اُجالا پھیلنے لگا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ جنگل سے نکل کر پہاڑی علاقے میں پہنچ گئے۔ ٹارزن نے منکو سے کہا۔

''وہ یقیناً کسی غار میں چھپا ہوا ہو گا...... اس لیے غاروں کو دیکھنا چاہیے......''

پھر وہ دونوں غاروں میں جھانکنے لگے۔ کئی غاریں انھوں نے کھنگال ڈالیں مگر جوڈی کا پتہ نہ چلا۔

☆......☆......☆

ادھر اپنے غار میں بیٹھے ہوئے جوڈی نے ان کے قدموں کی آوازیں سنیں تو اس نے سوچا کہ غار میں تو وہ کتے کی موت مارا جائے گا بہتر یہی ہے کہ باہر نکل کر ان سے مقابلہ کرے۔ چنانچہ وہ غار سے نکل آیا۔ اچانک منکو کی نظر اس پر پڑی اور اس نے چیخ کر ٹارزن کو اس کی طرف متوجہ کیا۔ ٹارزن نے اسے دیکھا تو نیزہ لیے اس کی طرف بھاگا۔ جوڈی نے اسے نیزہ لے کر آتے دیکھا تو جلدی سے پتھر اٹھا لیا اور جونہی ٹارزن اس کے قریب پہنچا اس کے سر پر دے

مارا۔

ٹارزن نے پھرتی سے خود کو بچاتے ہوئے نیزہ آگے کر دیا۔ بھاری پتھر اس کے نیزے پر پڑا اور اس کے ہاتھ سے نیزہ چھوٹ گیا۔ اسی لمحے جوڈی نے اس پر چھلانگ لگا دی۔ ٹارزن جھک کر نیزہ اٹھا رہا تھا جونہی جوڈی قریب پہنچا ٹارزن نے سیدھے ہو کر ایک زور دار تھپڑ جوڈی کے منہ پر رسید کر دیا۔ تھپڑ کھا کر جوڈی پتھریلی زمین پر گرا مگر پھر اس سے پہلے کہ ٹارزن دوبارہ اس پر حملہ آور ہوتا وہ تیزی سے اٹھ کر جنگل کی طرف دوڑنے لگا۔ ٹارزن بھی اس کے پیچھے پیچھے دوڑا مگر جوڈی کی رفتار تیز تھی۔ وہ جلد ہی جنگل میں گھس کر ٹارزن کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

ٹارزن اور منکو اسے ڈھونڈنے لگے ابھی وہ جوڈی کو تلاش کر ہی رہے تھے کہ گنجا لنگور دوڑتا ہوا ٹارزن کے پاس آیا اور تیزی سے کہنے لگا۔

”سردار ......سردار ......ایک بہت بڑی کشتی ساحل پر آ کر رکی ہے اور اس میں سے پندرہ آدمی اتر کر جنگل کی طرف آ رہے ہیں ان کے جسموں پر سیاہ لباس اور سروں پر سیاہ ٹوپیاں ہیں......“

”انہیں بھی دیکھ لوں گا ......آنے دو انھیں ......پہلے میں اس قاتل

کوتو پکڑ لوں......'' ٹارزن بولا۔

منکو اور ٹارزن دوبارہ آگے بڑھنے لگے۔ جوڈی کو تلاش کرتے ہوئے انھیں آدھا گھنٹہ گزر چکا تھا مگر وہ گدھے کے سر سے سینگوں کی مانند غائب تھا۔ آخر کا وہ جنگل کے اس حصے میں پہنچے جہاں گھنے درختوں کی بہتاب تھی۔ وہ ایک گھنی شاخوں والے درخت کے نیچے جا کھڑے ہوئے۔ ٹارزن سوچ رہا تھا کہ آخر وہ کہاں جاسکتا ہے۔ منکو بھی حیران تھا کہ اسے زمین نگل گئی یا آسمان کھا گیا۔

آسمان کا خیال آتے ہی منکو نے سر اٹھا کر اوپر کی طرف دیکھا تو اُچھل پڑا۔ درخت کی ایک موٹی شاخ پر تنوں اور پتوں میں چھپا ہوا انسانی جسم نظر آرہا تھا۔ اس نے چیخ کر ٹارزن سے کہا۔

''سردار ......وہ رہا قاتل......''

درخت پر بیٹھے جوڈی نے بھی منکو کو اوپر متوجہ ہوتے دیکھ لیا تھا......اب چھپنا بیکار تھا...... اس نے فوراً ٹارزن پر چھلانگ لگا دی...... ٹارزن سنبھل نہ سکا اور جوڈی کے ساتھ ہی گر پڑا...... مگر پھر اس نے فوراً اٹھ کر نیچے پڑے جوڈی کو ٹھوکروں پر رکھ لیا۔ جونہی جوڈی نے اٹھنے کی کوشش کی ٹارزن نے اس کا بازو پکڑ کر زوردار جھٹکا دیا اور جوڈی کی چیخ نکل گئی اس کا بازو ٹوٹ گیا تھا۔

اس نے بھاگنے کی کوشش کی۔ مگر ٹارزن اس وقت قہر و غضب کا دیوتا بنا ہوا تھا بھلا وہ اب کہاں اسے بھاگنے دیتا اس نے فوراً آگے بڑھ کر اس کا دوسرا بازو پکڑا اور ایک زور دار جھٹکے سے اسے توڑ ڈالا۔ جوڈی کی چیخوں سے پورا جنگل گونجنے لگا۔

ٹارزن نے اسے دونوں ہاتھوں پر اٹھا لیا اور چاہتا تھا کہ اسے درخت کے تنے پر دے مارے کہ ایک بلند آواز ابھری۔

''ٹھہر جاؤ نوجوان ......''

ٹارزن نے مڑ کر دیکھا ......پندرہ آدمی رائفلیں لیے کھڑے تھے۔

یہ وہی تھے جن کا ذکر گنجے لنگور نے کیا تھا۔

''تم اسے کیوں مار رہے ہو ......اس نے تمہارا کیا نقصان کیا ہے......'' ان میں سے ایک نے پوچھا۔

''دو دن پہلے تک یہ میرا مہمان رہا ہے...... لیکن کل اس نے میرے دو بہترین ساتھی شیروں کو گولی سے ہلاک کر دیا ہے......'' ٹارزن نے بتایا اور جوڈی کو چھوڑ دیا۔

''تم اسے چھوڑ دو ......تمہارے علاوہ یہ ہمارا بھی مجرم ہے یہ روسی جاسوس ہے اور ہم کافی عرصے سے اسے ڈھونڈ رہے تھے اب ہم اسے خود ہی سزا دے دیں گے...... ہم امریکی پولیس سے تعلق رکھتے

ہیں......'' ان میں سے ایک بولا

''مگر تم کون ہو......؟''

''میں ٹارزن ہوں......اور یہ میرا ہی جنگل ہے......'' ٹارزن نے کہا۔

''کیا ......واقعی ......'' وہ سب بیک وقت بولے تھے۔

''ہاں ......''ٹارزن نے کہا۔

''بہت خوشی ہوئی تم سے مل کر...... ویسے بھی تم سے ملنے کا بہت شوق تھا'' باری باری سب نے ٹارزن سے مصافحہ کیا۔ ٹارزن نے ان کو اپنا مہمان بن کر رہنے کی دعوت دی۔ مگر انھوں نے انکار کر دیا اور کہا۔

''نہیں ٹارزن ......آج ہم جلدی میں ہیں ......اگر کبھی زندگی میں تم سے پھر ملاقات ہوئی تو ضرور تمہیں میزبان بنائیں گے......'' ایک سپاہی نے کہا۔

پھر وہ اسے اٹھا کر ساحل کی طرف چل پڑے ٹارزن بھی ان کے ساتھ ساحل تک آیا۔ جوڈی کو انھوں نے کشتی میں ڈالا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ سب لوگوں نے دوبارہ ٹارزن سے مصافحہ کیا اور کشتی میں بیٹھ کر روانہ ہو گئے۔

ان کے جانے کے بعد ٹارزن منکو اور گنجے لنگور کے ہمراہ دوبارہ جنگل کی طرف چل پڑا۔ جھونپڑے میں پہنچ کر اس نے منکو سے کہا کہ کھانے کا انتظام کرے۔ منکو فوراً ہی باہر چلا گیا۔ کچھ دیر بعد وہ آیا تو نکوں بنی ہوئی ٹوکری پھلوں سے بھری ہوئی تھی۔ کھانا کھانے کے بعد ٹارزن اور منکو لیٹ گئے سارا دن کی بھاگ دوڑ کے بعد انہیں کافی چھی نیند آئی تھی۔ اگلے دن ٹارزن بیدار ہوا اور حسب معمول منکو کے مراہ ساحل کی طرف چل پڑا۔ ساحل پر بڑی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی نکو سمندر کے کنارے ریت پر لیٹ گیا۔ ٹھنڈی ریت اسے سکون پہنچا ہی تھی۔ ٹارزن پانی کے قریب چلا گیا اور تیرتی ہوئی رنگ برنگی پھلیوں کو دیکھنے لگا۔ ابھی چند منٹ ہی گزرے تھے کہ اسے منکو کی تیز واز نے چونکا دیا۔ جو ایک طرف ہاتھ اٹھائے چیخ رہا تھا۔

"سردار ......سردار ......وہ دیکھو ...... کشتی ......"

ٹارزن نے اس سمت نگاہ ڈالی اور چونک پڑا ......وہ ایک کشتی ہی ی جو سمندر کے سینے پر تیرتی ہوئی اس طرح چلی آرہی تھی۔ ٹارزن وچ رہا تھا کہ ابھی کل ہی تو امریکی پولیس کے آدمی جوڈی کو پکڑ کر پس گئے ہیں ......آج پھر کون آ گیا ہے ......یہ مہذب دنیا والے نہ نے چین سے کیوں نہ بیٹھتے تھے۔

''دیکھا سردار ......دیکھا ......''منکو دوبارہ بولا۔

''ہاں ......ہاں دیکھ لیا ہے ......وہ کشتی ہی ہے ......اب چپ ہو......''ٹارزن بولا۔

''کہیں یہ ہمارے دشمن نہ ہوں...... ابھی کل ہی تو ایک دشمن کا خاتمہ کیا ہے ......''منکو بولا۔

''قریب آنے دو ......ابھی پتہ چل جائے گا دوست ہیں یا دشمن......'' ٹارزن نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

کشتی اب قریب آتی جا رہی تھی۔ اس میں بیٹھے ہوئے لوگ اب دکھائی دینے لگ گئے تھے۔ وہ کل چار افراد تھے۔ دو کے ہاتھوں میں رائفلیں تھیں اور وہ ٹارزن کی طرف ہی دیکھ رہے تھے۔ کشتی ساحل سے آ لگی اور وہ چاروں اتر کر ساحل پر آ گئے۔ وہ چاروں سفید فام تھے ان میں سے ایک اچھے تن و توش کا دراز قد آدمی تھا۔ ٹارزن نے اس کی صحت سے اندازہ لگا لیا کہ وہ شخص ورزش کرنے کا عادی ہو گا انھوں نے ٹارزن کو سلام کیا اور ٹارزن نے ان کے سلام کا جواب مسکرا کر دینے کے بعد کہا۔

''میں ٹارزن ہوں......اور آپ لوگوں کو اپنے جنگل میں خوش آمدید کہتا ہوں......''

اس پر ان چاروں نے ٹارزن کا شکریہ ادا کیا۔ ٹارزن نے دوبارہ پوچھا۔

''میں اپنے اجنبی مہمانوں کے نام اور ادھر آنے کا مقصد دریافت کرنا چاہتا ہوں۔''

''ایک سفید فام نے کہا۔ ''میرا نام لیونارڈو ہے ......میرے ان دو ساتھی کے نام جوزف اور ٹریک مین اور ہمارے چوتھے ساتھی کو تو شاید تم جانتے ہی ہو گے......کم از کم اس کی شہرت ضرور سنی ہو گی......'' اس نے دراز قد آدمی کی طرف اشارہ کیا۔

''نہیں جناب' نہ میں نے انھیں کبھی دیکھا اور نہ ہی ان کی شہرت سنی ہے...... کیونکہ میں تو جنگل کا باسی ہوں اور آج تک مہذب دنیا میں نہیں گیا...... آپ خود ہی بتائیں کے یہ کون ہیں......''

یہ سن کر وہ چاروں حیرت سے ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ پھر لیونارڈو نے مسکرا کر کہا۔

''اوہ ......ٹارزن...... تم اسے نہیں جانتے...... ارے بھئی...... یہ ہیڈن ہے ......اپنا ہیڈن......''

''ہیڈن ......وہ کیا ہوتا ہے ......''؟ٹارزن نے حیران ہو کر پوچھا۔

''ارے یہ عالمی پہلوان ہیڈن ہے ......دنیا کا سب سے بڑا اور

شہرت یافتہ پہلوان ہیڈن......" لیونارڈو کہنے لگا۔

"ابھی پچھلے دنوں پاکستان کے مشہور پہلوان اسمائیل عرف شیما سے کشتی لڑ کر آیا ہے......"

"ہوگا......" ٹارزن نے لاپرواہی سے کہا......

"نہ میں پاکستان سے واقف ہوں اور نہ شیما پہلوان سے......"

ٹارزن کی بات سن کر ہیڈن پہلوان نے اسے خونی نگاہوں سے گھورا مگر کچھ بولا نہیں کیونکہ ٹارزن بھی اس سے تن و توش میں کم نہیں تھا۔

"ہمارے یہاں آنے کے دو مقاصد ہیں۔" لیونارڈو کہہ رہا تھا "اول تمہیں دیکھنا اور دوسرا یہاں کی سیر کرنا......"

"یہ میری خوش قسمتی ہے کہ آپ لوگ مجھے دیکھنے اور میرے جنگل کی سیر کرنے آئے ہیں۔" ٹارزن نے مسکرا کر کہا۔

"آیئے میرے ساتھ، جنگل میں میرا جھونپڑا ہے وہاں چلتے ہیں۔"

چاروں سفید فاموں نے کشتی کھینچ کر ساحل کی ریت پر رکھ دی اور اپنا مختصر سا سامان اٹھا کر ٹارزن کے ساتھ چل پڑے منکو بھی ٹارزن کے ساتھ ساتھ چلنے لگا۔ لیونارڈو نے ٹارزن سے پوچھا۔

"یہ لنگور تمہارا دوست منکو تو نہیں......؟"

''ہاں وہی ہے ......لیکن تم اسے کیسے جانتے ہو......'' ٹارزن نے چونک کر کہا۔

''میں نے تمہاری کہانیوں میں اس کے بارے میں پڑھا ہے......'' رابرٹ نے کہا۔

''اور یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ اب تم دونوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں......''

یہی باتیں کرتے ہوئے وہ جنگل میں داخل ہوئے۔ اچانک ایک جھاڑی سے ایک شیر نکلا ......وہ ٹھٹک کر رُک گئے مگر شیر دوسری طرف نکل گیا۔

''ڈرنے کی ضرورت نہیں، یہاں کا ہر جانور میرے تابع ہے، کوئی درندہ میری مرضی کے بغیر آپ پر حملہ نہیں کرے گا۔'' ٹارزن نے کہا۔

''بہت خوب ......تم تو واقعی جنگل کے بادشاہ ہو۔'' جوزف نے ہنس کر کہا۔

''تمہیں کس نے کہا کہ ہم شیر دیکھ کر ڈر گئے......'' ہیڈن نے ٹارزن سے پوچھا، اس کا لہجہ بڑا سخت تھا۔

''ناراض ہونے کی ضرورت نہیں جناب......'' ٹارزن نے مسکرا کر کہا۔

''میں نے تو ویسے ہی آپ کو اطلاع دی تھی کہ کہیں آپ ڈر کر گولی نہ چلا دیں۔''

''اوہ' کیا تمھیں گولی سے ڈر لگتا ہے؟''ہیڈن نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''نہیں'' ٹارزن نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا...... ''مگر میں نہیں چاہتا کہ فائر کی آواز سے جنگل کا سکون تباہ ہو اور یہاں کے جانور خوفزدہ ہو کر اِدھر اُدھر بھاگتے پھریں۔''

''ٹارزن ٹھیک کہہ رہا ہے ......پہلوان جی......'' جوزف نے ہیڈن سے کہا۔

''ہمیں احتیاط سے کام لینا چاہیے......''ساتھ ہی جوزف نے ہیڈن کو آنکھ مار دی' وہ لوگ اصل میں وہاں اس جنگل میں نمرود کا خزانہ تلاش کرنے آئے تھے۔ انھیں اطلاع ملی تھی کہ افریقہ کے جنگلات میں کسی جگہ یہ خزانہ چھپا ہوا ہے ......

☆......☆......☆

جھونپڑے میں پہنچ کر ٹارزن نے ان کی خاطر مدارت کی' اس کے بعد وہ باتیں کرنے لگے ......ٹارزن نے ہیڈن سے پوچھا۔

''آپ نے پچھلے مقابلے میں کیا کیا.....

''میں نے شیما پہلوان کو اٹھا کر پٹخ دیا......'' ہیڈن نے فخریہ لہجے میں کہا......

''وہ لڑکا بھلا میرا مقابلہ کہاں کر سکتا تھا......''

''کیا واقعی......''

ٹارزن نے حیران ہو کر پوچھا۔

''پھر کیا ہوا......؟''

''ہاں......'' اس کی بجائے ٹریک نے جواب دیا......

''لیکن بعد میں جو ہوا وہ بیان کرنے کے قابل نہیں۔''

''کیا مطلب......''؟ ٹارزن اس کی بات نہ سمجھ سکا۔

''مطلب یہ کہ ہیڈن صاحب ہار......'' ٹریک نے کہنا چاہا لیکن ہیڈن نے جلدی سے اس کی بات کاٹ دی۔

''ہاں......میں ہارا نہیں ......وہ مجھے نہ ہرا سکا ......''

''لیکن اس کے باوجود وہ جیت گیا......'' ٹریک نے مسکرا کر کہا۔

''ہیڈن نے اپنی ہار تسلیم نہیں کی لیکن شیما کی فتح تسلیم کر لی......'' ٹریک دوبارہ بولا۔

ٹریک......تم کیا بکواس کر رہے ہو؟'' ہیڈن غصیلے لہجے میں بولا۔

''بھلا دنیا میں کوئی میرا مقابلہ کر سکتا ہے؟''

ٹارزن نے ہیڈن کی طرف دیکھا ......جیسے ہیڈن نے بچگانہ بات کی ہو لیکن وہ خاموش رہا وہ اپنے مہمانوں کو ناراض نہیں کرنا چاہتا تھا۔ لیکن دل ہی دل میں سوچ رہا تھا کہ وہ ہیڈن کا غرور ضرور توڑے گا۔

دوپہر کے بعد سفید فام سیر کی نیت سے باہر نکلے۔ ٹارزن ان کے ساتھ نہ گیا لیکن اس نے منکو کو ساتھ بھیج دیا تا کہ کوئی درندہ مہمانوں پر حملہ نہ کرے۔ وہ چاروں آپس میں باتیں کرتے ہوئے چل رہے تھے اور منکو ان کی باتیں سنتا جا رہا تھا۔

''تم نے ایک معمولی انسان کے سامنے میری بے عزتی کر دی ہے ٹریک ......'' ہیڈن نے ٹریک سے کہا۔

''ارے وہ معمولی انسان نہیں......یہاں کا بادشاہ اور طاقتور انسان ہے ......'' ٹریک نے کہا۔

''بڑا تمیں مار خان بنتا ہے ......'' ہیڈن نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''اچھا ......اگر تم اس سے مقابلہ کرنا چاہتے ہو تو میں اس سے کہہ دوں گا۔'' جوزف نے کہا۔ ''مگر تم اسے شکست نہیں دے سکو گے۔''

''تمہیں پتہ ہے میں جوڈو کراٹے کے ایک ہزار داؤ جانتا ہوں۔'' ہیڈن نے مسکرا کر کہا۔

''ایک ہی ہاتھ میں ٹارزن کی گردن توڑ دوں گا......''

جوزف کچھ کہنے ہی والا تھا کہ اچانک ایک جھاڑی سے خوبصورت دھاریوں والا ایک چیتا نکلا اور انھیں دیکھنے لگا۔ اسے دیکھ کر وہ رُک گئے۔ مگر چیتا آگے نہیں بڑھا تھا۔ خاموشی سے اپنی جگہ کھڑا رہا۔ ہیڈن نے فوراً کندھے سے رائفل اتاری اور چیتے کا نشانہ لینے لگا۔ منکو کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ وہ کس طرح ہیڈن کو گولی چلانے سے باز رکھے۔ کیونکہ وہ انسانی زبان صرف سمجھ سکتا تھا بول نہیں سکتا تھا۔ پھر اس سے پہلے کہ ہیڈن گولی چلاتا' منکو نے اس کے رائفل پر چھلانگ لگائی اور رائفل ہیڈن کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گری۔ اتنی دیر میں چیتا جھاڑیوں میں روپوش ہو گیا۔

ہیڈن نے غضبناک نظروں سے منکو کی طرف دیکھا اور رائفل اٹھاتے ہوئے بولا۔

"اگر ٹارزن کی ناراضگی کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں تمہیں گولی مار دیتا......"

جواب میں منکو نے دانت نکال دیئے۔ لیونارڈو' جوزف اور ٹریک بھی ہنس پڑے۔ مگر ہیڈن جھلا گیا اور ایک پتھر اٹھا کر منکو کی طرف دوڑا مگر منکو فوراً درخت پر چڑھ گیا۔ لیونارڈو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اس بے چارے پر کیوں ناراض ہوتے ہو...... اپنے جنگل کے

ساتھی کو بچانا اس کا فرض تھا۔"

"مگر تم نے دیکھا وہ دانت نکال کر مجھے چڑا رہا تھا۔" ہیڈن نے غرا کر کہا۔

"ارے تم بھی احمق ہو۔" جوزف نے ہنس کر کہا۔ "بندروں اور لنگوروں کی تو عادت ہوتی ہے دانت نکالنا' کیا تم نے جاپان کے چڑیا گھر میں بندروں کو نہیں دیکھا۔"

"ایک بات سمجھ میں نہیں آئی......" لیونارڈو نے کہا۔

"ٹارزن نے ہمیں یہاں فائر کرنے سے منع کر رکھا ہے...... پھر ہم شکار کیسے کریں گے......"

"اس کی کیا مجال کہ وہ ہمیں گولی چلانے سے منع کرے......" ہیڈن بولا۔ "ہم شکار کریں گے اور جی بھر کے کریں گے......"

منکو اب درخت سے اتر آیا تھا اور ان کے قریب کھڑا ان کی باتیں سن رہا تھا۔ ٹریک نے کہا۔

"شکار تو ضرور کریں گے...... ظاہر ہے کہ ہم یہاں صرف تفریح کے لیے نہیں آئے...... مگر آج نہیں' پہلے ایک دو دن ہمیں جنگل کا پورا جائزہ لینا چاہیے۔"

"ہاں تم ٹھیک کہہ رہے ہو......" جوزف بولا۔ "اس جنگل کے

ماحول سے واقف ہونا ضروری ہے......"

پھر وہ سیر کرنے لگے۔ کئی درندے اور بے ضرر جانور ان کے سامنے آئے۔ لیکن انھوں نے دوبارہ فائر کرنے کی کوشش نہیں کی۔ شام تک وہ سیر کرتے رہے۔ پھر واپس چل پڑے۔ جھونپڑے میں پہنچے تو ٹارزن نے ان کے کھانے پینے کا انتظام کر رکھا تھا۔

وہ کھانا کھانے لگے اور ٹارزن منکو کے ساتھ باہر آ گیا۔ باہر آ کر منکو نے ٹارزن کو ان چاروں کی گفتگو کے بارے میں بتایا۔ یہ سب کچھ سن کر ٹارزن نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو منکو ......انھوں نے میری حکم عدولی کی تو میں انھیں سخت سزا دوں گا۔"

پھر وہ دونوں دوبارہ اندر سفید فاموں کے پاس جا پہنچے۔ وہ لوگ خزانہ حاصل کرنے کے بارے میں پروگرام بنا رہے تھے مگر ٹارزن اور منکو کو آتا دیکھ کر خاموش ہو گئے۔

☆......☆......☆

دوسرے دن ٹارزن نے کہیں جانا تھا۔ اس نے سفید فاموں سے کہا۔

"دوستو ......میں ایک ضروری کام سے جا رہا ہوں...... دوپہر کے

بعد واپس آؤں گا‘ اس دوران اگر آپ سیر کرنا چاہیں تو منکو آپ کے ساتھ جائے گا...... لیکن میری ایک بار پھر درخواست ہے کہ جنگل میں گولی چلا کر یہاں کے سکون کو غارت نہ کیجئے گا ...... مجھے اپنی رعایا سے بے پناہ محبت ہے اور میں ان کی تکلیف برداشت نہیں کر سکتا...... امید ہے کہ تم اس بات کا خیال رکھو گے......“

”اوہ ......تم کوئی فکر مت کرو ٹارزن......“ ہیڈن نے مسکرا کر کہا۔

ٹارزن چلا گیا...... اس کے جانے کے بعد ہیڈن اور اس کے ساتھی جھونپڑے سے باہر نکل آئے‘ منکو ان کے ساتھ تھا‘ وہ سوچ رہا تھا کہ کہیں یہ لوگ ٹارزن کی غیر موجودگی سے فائدہ اٹھانے کی کوشش نہ کریں‘ ان کی رائفلوں سے ظاہر ہوتا تھا کہ ان کی نیت ٹھیک نہیں ہے اور وہ لازماً خون خرابہ کریں گے اور پھر وہی ہوا جس کا اندیشہ تھا۔

ابھی وہ کچھ دور گئے ہوں گے کہ ایک جھاڑی سے ایک بارہ سنگھا نکلا اور ایک طرف دوڑا۔ لیونارڈو نے فوراً گولی چلا دی۔ دھماکہ ہوا اور بارہ سنگھا قلابازیاں کھاتا ہوا زمین پر گر پڑا۔ گولی اس کی گردن میں لگی تھی منکو کو خطرہ تھا کہ اگر اس نے انھیں اس ظلم اور بربریت سے باز رکھنے کی کوشش کی تو وہ اسے بھی نہیں چھوڑیں گے۔ اس لیے وہ خاموش رہا۔

ٹارزن اور نمرود کا خزانہ

بارہ سنگھا تڑپ تڑپ کر مر گیا تو وہ آگے بڑھنے لگے۔ ہیڈن نے اپنے ساتھیوں سے کہا۔

''دوستو ......اب شکار سامنے آئے تو مجھے فائر کرنے دینا......''

''کل بھی تم نے ایک چیتے کو مارنا چاہا تھا......'' ٹریک نے ہنس کر کہا۔

''وہ تو اس الّو کے پٹھے لنگور کی وجہ سے بچ گیا تھا...... ورنہ تمہیں معلوم ہے کہ میرا نشانہ کبھی خطا نہیں جاتا......'' ہیڈن نے کہا۔

پھر وہ وہاں سے آگے چل دیئے۔ ایک گھنٹے بعد وہ جنگل کی مشرقی سمت جانکلے۔ وہاں انہیں ہرنوں کا ایک جوڑا نظر آیا۔ وہ سفید فاموں سے بے خبر تھے۔ شکاریوں نے رائفلیں سیدھی کر لیں مگر اسی لمحے منکو چیخ اٹھا۔ اس کی چیخ سن کر دونوں ہرن اس طرف متوجہ ہوئے دوسرے ہی لمحے وہ چوکڑیاں بھرتے ہوئے وہاں سے غائب ہو گئے۔ سفید فاموں نے غصے سے منکو کی طرف دیکھا۔

''کم بخت نے اچھا خاصا شکار نکلوا دیا ......جی چاہتا ہے کہ اب اسے ہی گولی مار دوں......'' ہیڈن نے دانت پیس کر کہا پھر وہ لوگ دوسرا شکار ڈھونڈنے لگے' مگر دوپہر تک انہیں کوئی شکار نہ ملا' وہ جھلاتے ہوئے واپس پلٹے اور اس طرف بڑھنے لگے جدھر بارہ سنگھے کی لاش

چھوڑ آئے تھے۔

مگر جب وہ بارہ سنگھے کی لاش کے قریب پہنچے تو وہاں ہڈیوں کا ڈھانچہ پڑا تھا۔ اس کا سارا گوشت درندے ہڑپ کر گئے تھے۔ یہ دیکھ کرارا کے غیض وغضب کی انتہا نہ رہی۔

"افسوس...... اتنی دیر میں ایک ہی شکار ہاتھ آیا تھا وہ بھی درندے ہضم کر گئے...... ہیڈن نے مایوسی سے کہا۔"

منکو دل ہی دل میں خوش تھا کہ چلو اچھا ہوا جنگل کے جانور کا گوشت جنگل والوں کے ہی کام آیا تھا۔

☆......☆......☆

کچھ دیر وہ خاموشی سے کھڑے بارہ سنگھے کے ڈھانچے کو دیکھتے رہے۔ پھر لیونارڈو نے کہا۔

"اب افسوس کرنے کا کوئی فائدہ نہیں' آؤ کوئی اور شکار تلاش کریں' مجھے تو بھوک لگ رہی ہے......"

اس کے کہنے پر وہ جنگل کے شمالی حصے کی طرف بڑھنے لگے جدھر سمندر کا ساحل تھا۔ چلتے چلتے وہ کنارے کے درختوں کے پاس آ پہنچے۔ جہاں دو چھوٹے چھوٹے خرگوش کھیل رہے تھے۔ مگر وہ انھیں دیکھتے ہی بھاگ اٹھے۔ سفید فام بھی ان کے پیچھے دوڑے۔ مگر چند لمحوں میں ہی

خرگوش جنگل میں روپوش ہو گئے۔

سفید فام دوبارہ مغرب کی سمت بڑھنے لگے۔ اس طرف ہرن کافی تعداد میں رہتے تھے اور منکو کو یقین تھا کہ سفید فام کوئی نہ کوئی ہرن شکار کر لیں گے۔ ہوا بھی وہی۔ کچھ فاصلے پر ہرنوں کا ایک غول گھوم رہا تھا۔ شکاریوں نے فوراً نشانہ لے کر فائر کر دیئے اور دو ہرن زمین پر گر گئے باقی بھاگ گئے۔

سفید فام خوشی خوشی بھاگ کر وہاں پہنچے تو ہرن دم توڑ چکے تھے انھوں نے رائفلیں کندھوں سے لٹکائیں اور مل جل کر ہرن اٹھا لیے اور پھر اپنی فتح پر خوش ہوتے ہوئے واپس جھونپڑے کی طرف چل دیئے۔

"خدا کا شکر ہے کہ شکار مل گیا ورنہ بھوکے ہی رہتے......" ہیڈن نے مسکرا کر کہا' انہوں نے ایک ہرن کندھے پر اٹھا رکھا تھا...... تھوڑی دیر بعد وہ ٹارزن کے جھونپڑے تک پہنچ گئے' ہرن انھوں نے باہر ہی ڈال دیئے' پھر انھوں نے خشک لکڑیاں جمع کرنی شروع کر دیں...... تھوڑی ہی دیر میں وہاں خشک لکڑیوں کا ڈھیر لگ چکا تھا...... انھوں نے آگ جلائی اور ہرنوں کی کھالیں چاقوؤں سے الگ کر کے انھیں آگ پر رکھ دیا۔

ہرن کا گوشت کھانے کے لیے وہ بڑے بے چین تھے۔ منکو ایک

طرف بیٹھا افسردہ سا اپنے جنگل کے باسیوں کی لاشیں بھنتے ہوئے دیکھ رہا تھا اور سوچ رہا تھا کہ ٹارزن ابھی تک واپس کیوں نہیں آیا۔ ہرن بھن چکے تھے لیکن اس سے پہلے کہ سفید فام انھیں کھانا شروع کرتے۔ ٹارزن آ پہنچا۔

ٹارزن نے وہاں کا منظر دیکھا تو غصے کی شدت سے اس کی آنکھیں سرخ ہو گئیں۔ اتنے میں سفید فاموں کی نظر اس پر پڑی تو لیونارڈو مسکرا کر کہنے لگا۔

''آؤ ٹارزن ......خوب وقت پر آئے ہو ......آؤ تم بھی گوشت کا مزہ چکھو ......''

''منکو......'' ٹارزن منکو کی طرف دیکھ کر دھاڑا۔

''جج ......جج ......جی ......سردار ......''منکو بوکھلا کر بولا۔

''یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں ......''ٹارزن نے غصیلے لہجے میں پوچھا۔

''جو آپ کو نظر آ رہا ہے سردار......'' منکو بوکھلاہٹ کے مارے بولا۔

''کیا کہہ رہے ہو ......''ٹارزن دوبارہ دھاڑا۔

''مم میرا مطلب ہے کہ مجھے افسوس ہے سردار ......مگر تمہارے مہمان بہت ظالم ہیں...... میں نے روکنے کی بہت کوشش کی ......مگر

انہوں نے مجھے بھی مار دینے کی دھمکی دی تھی ......" منکو بولا۔

"آخر کیوں......" ٹارزن نے سفید فاموں کو گھورتے ہوئے پوچھا۔

سفید فام ٹارزن اور منکو کو حیرت سے دیکھ رہے تھے۔ کیونکہ ٹارزن اور منکو جنگلی زبان میں باتیں کر رہے تھے جو ان کی سمجھ سے باہر تھی۔

"اس سے پہلے بھی انھوں نے دو ہرن شکار کرنے چاہے تھے۔ لیکن میں نے انھیں خبردار کر دیا اور وہ بھاگ گئے......" منکو نے بتایا۔

"ہوں......" ٹارزن لیونارڈو کی طرف دیکھ کر غرایا۔

"مسٹر لیونارڈو، میں نے آپ سے ایک درخواست کی تھی کیا آپ بھول گئے تھے؟"

"اوہ ٹارزن......" لیونارڈو جلدی سے بولا۔

"یقین کرو ......ہم مجبور تھے ......ہم لوگ گوشت کھانے کے عادی ہیں، اگر ایک وقت ہمیں کھانے کے لیے گوشت نہ ملے تو ہم بیمار ہو جاتے ہیں۔"

"تم گوشت کھانے کے عادی ہو، لیکن میں جنگل کے دشمنوں کو سزا دینے کا عادی ہوں......" ٹارزن غرایا۔

"جس آگ پر تم نے میرے دو معصوم جانوروں کو بھونا ہے اسی آگ پر میں تمہارے جسموں کے کباب سینکوں گا......"

''منہ سنبھال کر بات کرو ٹارزن۔'' ہیڈن دھاڑا۔

''ہم تم سے کمزور نہیں ہیں۔''

''سردار' لیونارڈو نے ایک بارہ سنگھا کو بھی شکار کیا تھا......'' منکو نے جلدی سے بتایا۔

''تم دیکھنا منکو کہ میں انھیں کس طرح اذیتیں دے دے کر ہلاک کروں گا......'' ٹارزن نے اسے جواب دیا پھر ہیڈن سے مخاطب ہوا۔

''مسٹر ہیڈن' تم پہلوان ہو گے تو اپنے گھر میں...... یہ میرا جنگل ہے یہاں نہ تمہاری طاقت کام آئے گی اور نہ پہلوانی۔''

''میری رائفل کی گولی کافی ہے ٹارزن......'' ہیڈن بولا۔

''مگر میں تمہیں ہاتھوں سے ماروں گا' مجھے گردن توڑنے میں مہارت حاصل ہے...... شاید تمہیں معلوم نہیں کہ میں ایک ہی وار میں گردن توڑ دیا کرتا ہوں......''

''آؤ ......میں بھی دیکھوں کے تمہارے بازؤں میں کتنا زور ہے...... اگر تم مجھے گرانے میں کامیاب ہو گئے تو میں تمہیں اپنا سردار تسلیم کر لوں گا اور اگر ناکام رہے تو میں تم چاروں کو مدت کے گھاٹ اتار دوں گا......'' پھر ٹارزن نے منکو سے کہا۔

''جنگل کے تمام باسیوں کو اطلاع کر دو کہ وہ فوراً مقابلہ دیکھنے

کے لیے یہاں آجائیں آج جنگل میں منگل نہیں بلکہ دنگل ہو گا......
افریقہ کے اس دنگل کو ہیڈن کی نسلیں بھی نہیں بھولیں گی......"

تھوڑی ہی دیر میں جنگل کے تمام چھوٹے بڑے جانور جمع ہو گئے...... ٹارزن نے منکو سے جنگلی زبان میں کہا۔

"مجھے اندیشہ ہے کہ یہ لوگ شکست کی صورت میں گولی چلا دیں گے...... اس لیے تم بڑی ہوشیاری سے ان کی رائفلیں چھپا لینا......"

اس کے بعد ٹارزن اور ہیڈن آمنے سامنے آ گئے۔ ہیڈن کو خود پر بڑا گھمنڈ تھا۔ اسے یقین تھا کہ یہ جنگلی ٹارزن اس کا بالکل بھی مقابلہ نہیں کر سکے گا۔

مقابلہ شروع ہوا' دونوں نے ایک دوسرے کے ہاتھ میں ہاتھ ڈال دیئے۔ ہیڈن نے کوشش کی کہ ٹارزن کو پشت پر لاد کر زمین پر پٹخ دے۔ لیکن ٹارزن چکنی مچھلی کی طرح اس کی گرفت سے نکل گیا۔ پھر یہ دونوں دوبارہ ایک دوسرے سے الجھ پڑے۔

جنگل کے جانور بڑی دلچسپی سے تماشا دیکھ رہے تھے۔ سفید فام بھی بھنے ہوئے گوشت کو بھول کر ان دونوں کو لڑتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ ہیڈن زندگی میں پہلی بار ایک ایسے آدمی سے مقابلہ کر رہا تھا جو پہلوان نہیں تھا بلکہ یہ بھی نہیں جانتا تھا کہ پہلوان کا مطلب کیا ہے۔"

اچانک ہیڈن نے ٹارزن کو پشت پر لاد لیا اور چاہتا تھا کہ زمین پر پٹخ دے۔ لیکن اسی وقت ٹارزن نے اس کے پہلو میں مکہ مارا اور ہیڈن چیخ اٹھا۔ ٹارزن اس کی گرفت سے نکل گیا۔ ہیڈن بولا۔

"ٹارزن یہ فاؤل ہے......"

"ہیڈن ......اس بے چارے کو کیا معلوم کہ فاؤل کیا ہوتا ہے......تم جلدی سے اسے ختم کرنے کی کوشش کرو۔"

لیونارڈو نے کہا ساتھ ہی وہ یہ سوچ رہا تھا کہ اگر ٹارزن ہلاک نہ ہوا تو ہم خزانہ کس طرح حاصل کریں گے۔

ہیڈن نے دونوں ہاتھ پھیلائے اور ٹارزن کی طرف لپکا لیکن ٹارزن نے اچھل کر دونوں ٹانگیں اس کے سینے پر ماریں اور وہ لڑکھڑا کر پیچھے ہٹ گیا۔ پھر وہ دوبارہ ٹارزن کی طرف بڑھا اور قریب پہنچ کر تیزی سے ٹارزن کی گردن پر کھڑی ہتھیلی سے ضرب لگائی۔ ٹارزن پر کوئی اثر بھی نہ ہوا جیسے وہ گوشت پوست کی بجائے لوہے کا بنا ہوا ہو ......لیکن جب ٹارزن کا گھونسہ اس کے جبڑے پر پڑا تو اس کی چیخ نکل گئی۔

وہ غصے میں بلبلاتا ہوا ٹارزن پر جھپٹا اور جوڈو کا داؤ استعمال کیا۔ ٹارزن نے خود کو اس کی گرفت سے نکالنے کی کوشش نہیں کی بلکہ اس

نے ہیڈن کی ناک کو چٹکی میں دبا کر جھٹکا دیا اور ہیڈن نے تکلیف سے بے چین ہو کر خود ہی اسے چھوڑ دیا' اس کی گرفت سے آزاد ہوتے ہی ٹارزن نے اس کے پیٹ میں تابڑ توڑ چار گھونسے دے مارے۔ ہیڈن بلبلاتا ہوا آگے کی طرف جھکا تو ٹارزن نے اس کی پشت پر ہاتھ مارا اور ہیڈن زمین پر گر پڑا۔ ٹارزن نے فوراً اس کے سر پر اپنا پاؤں رکھ کر اپنی فتح کا اعلان کر دیا۔

یہ دیکھ کر لیونارڈو اور اس کے دونوں ساتھیوں نے اپنی رائفلیں اٹھانے کے لیے ہاتھ بڑھائے لیکن رائفلیں وہاں نہیں تھیں وہ بوکھلا گئے۔

''سفید کتو! تمہاری رائفلیں میرے قبضے میں ہیں اور اب میں تم سے اپنے جانوروں کے خون کا بدلہ لوں گا۔'' ٹارزن نے غرا کر کہا۔

مگر اس لمحے ہیڈن نے ٹارزن کے دونوں پاؤں پکڑ لیے اور گڑگڑا کر بولا۔

''مجھے معاف کر دو ٹارزن...... تم واقعی عظیم ہو...... میں تم سے رحم کی بھیک مانگتا ہوں' یہاں پر آنے کا پروگرام سراسر لیونارڈو کا تھا میں اس سے پہلے کبھی یہاں نہیں آیا...... یہ لوگ یہاں موجود خزانہ حاصل کرنے آئے ہیں۔''

"یہ جھوٹ بکتا ہے......" لیونارڈو چیخا۔

"اس نے خود ہی......"

"بکواس بند کرو......" ٹارزن نے اس کی بات کاٹ کر کہا۔

"میں جانتا ہوں کہ بہادر آدمی جھوٹ نہیں بولتا...... مجھے یقین ہے کہ ہیڈن ٹھیک کہہ رہا ہے......" پھر ٹارزن نے درندوں کو مخاطب کر کے جنگلی زبان میں کہا۔

"اب تم خود اپنے ساتھیوں کے قاتلوں کو سزا دے لو......"

یہ سنتے ہی درندے لیونارڈو...... جوزف اور ٹریک پر جھپٹ پڑے...... ان تینوں کی چیخوں سے پورا جنگل گونجنے لگا...... درندے انھیں بھنبھوڑنے لگے۔ ان کے کپڑے پھٹ کر جھولنے لگے...... جسموں سے خون بہنے لگا...... درندوں نے اپنے پنجوں اور دانتوں سے اِن کا وہ حشر کیا کہ چند منٹ بعد وہاں ان کی ہڈیوں کے سوا کچھ نہ تھا...... تب ٹارزن نے ہیڈن کو گریبان سے پکڑ کر اٹھایا اور بولا۔

"جاؤ...... میں نے تمھیں معاف کیا...... لیکن اپنی دنیا میں جا کر یہ ضرور بتانا کہ تم نے مجھ سے شکست کھائی ہے...... جاؤ...... اسی وقت اپنی کشتی میں بیٹھ کر یہاں سے بھاگ جاؤ...... کہیں ایسا نہ ہو کہ غصے میں آ کر میں اپنا فیصلہ بدل دوں......"

ہیڈن نے ٹارزن کا شکریہ ادا کیا اور سمندر کی طرف دوڑ لگا دی...... درندے اس کی بوکھلاہٹ پر قہقہے لگانے لگے ٹارزن بھی ہنسنے لگا۔

درندوں نے ٹارزن زندہ باد کے نعرے لگانے شروع کر دیئے۔ وہ بہت خوش تھے کہ ٹارزن نے ان کے دشمنوں کو بہت اچھی سزا دی۔

ٹارزن نے ہرنوں کے بھنے ہوئے گوشت کی جانب دیکھا اور جانوروں کو ہدایت کی کہ اس گوشت پر بھی انہی کا حق ہے وہ چاہیں تو اسے بھی کھا سکتے ہیں اور تھوڑی دیر میں درندے بھنے ہوئے ہرن بھی چٹ کر گئے۔

ٹارزن اور دوسرے جانوروں کے ساتھ ساتھ منکو بھی دشمنوں کے ہلاک ہو جانے پر بے حد خوش تھا اور ادھر سے اُدھر تک چوکڑیاں بھرتا پھر رہا تھا۔ تمام جانور اسے دیکھ دیکھ کر ہنس رہے تھے۔ ٹارزن کی شہہ پر وہ اکثر شیر جیسے خوفناک درندے کے ساتھ بھی بدتمیزی کر جایا کرتا تھا اور شیر خاموش ہوکر رہ جاتے تھے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ وہ سردار کا لاڈلا ہے۔ ٹارزن کی وجہ سے تمام جانور منکو کر بھی عزت کرتے تھے۔

ٹارزن نے تمام جانوروں کو واپس جانے کا حکم دیا اور خود منکو کے ساتھ جھونپڑے میں آ گیا۔ مگر منکو کی مستی میں کوئی فرق نہ پڑا وہ کبھی

اُچھل کر جھونپڑے کے شہتیر کے ساتھ لٹک جاتا کبھی نیچے اتر آتا، کبھی ناچنے لگتا۔

''منکو...... کیا ابھی تمہاری خوشی ختم نہیں ہوئی......'' ٹارزن نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

''کیسے ہو سردار...... آخر آج جنگل کے دشمنوں کا خاتمہ کیا ہے......'' منکو ناچتے ہوئے بولا۔

''کس نے کیا ہے......'' ٹارزن نے دوبارہ پوچھا۔

''آپ نے...... اور کس نے......'' منکو بولا۔

''تو پھر...... تم تو ایسے خوش ہو رہے ہو جیسے تم نے کیا ہو...... میں تو تمہاری طرح نہیں ناچ رہا جس نے یہ سب کیا ہے......'' ٹارزن نے مسکرا کر کہا۔

ابھی وہ یہی باتیں کر رہے تھے کہ اچانک گنجا لنگور دوڑتا ہوا وہاں آ پہنچا۔

''سردار...... سردار...... وہ آ رہے ہیں......'' گنجا لنگور کانپتا ہوا بولا۔

''کون آ رہے ہیں......؟'' ٹارزن نے چونکتے ہوئے پوچھا...... وہ سوچ رہا تھا کہ ابھی تو اس نے ان تینوں کو مار کر چوتھے کو بھگایا ہے جنگل سے...... پھر کون آ رہا ہے۔

" کیا پھر مصیبت کے دن آرہے ہیں......" منکو نے ناچنا روک کر جلدی سے پوچھا۔

" نہیں وہ کنگاڑا کہ پجاری آرہے ہیں...... پورے دو آدمی ہیں......" گنج لنگور نے تیزی سے کہا۔

" اچھا...... میں سمجھا تھا پونے دو آدمی ہوں گے...." منکو نے مسکرا کر کہا......

"مگر تم کیوں اتنا ڈر رہے ہو...... دو آدمیوں کے آنے سے میری صحت پر کیا اثر پڑ سکتا ہے...... چار بھی ہوں تو میں انھیں آنے سے نہیں روک سکتا...... یہ دنیا آنے جانے کے لیے ہی بنی ہے...... کوئی جلتا ہے...... مجھے اس سے کیا...... ابھی تم نے دیکھا کہ پرسوں چار آدمی آئے تھے مگر آج ایک جا رہا ہے۔"

" منکو...... تم چپ رہو...... میں سردار کو بتانے آیا ہوں......" گنجے لنگور نے غصے سے کہا۔

" سردار کو بتانا تھا تو اس وقت آتے جب میں یہاں نہ ہوتا......" منکو نے منہ بنا کر کہا۔

" منکو...... خاموش ہو جاؤ...... گدھے کہیں کے......" ٹارزن نے منکو کو گھورتے ہوئے کہا۔

اور منکو نے جلدی سے منہ پر ہاتھ رکھ لیا ٹارزن نے گنجے لنگور سے پوچھا۔

''وہ کیوں آ رہے ہیں......؟''

''یہ تو مجھے معلوم نہیں سردار......'' گنجے لنگور نے کہا......

''البتہ ان کا رُخ ادھر ہی ہے......''

ٹارزن سوچنے لگا۔ کنگاڑا قبیلہ مشرق کی طرف چند میل کے فاصلے پر آباد تھا۔ وہ لوگ کنگاڑا نامی دیوتا کی پوجا کرتے تھے۔ بلند پہاڑوں کی وادی میں ان کی بستی تھی۔ بستی کا سردار کنگ تھا۔ ایک بار وہ شکار کرنے ٹارزن کے جنگل میں آیا تھا اور ٹارزن نے اسے پکڑ لیا تھا۔ سردار کنگ نے ٹارزن سے معافی مانگی تھی۔ ٹارزن نے اسے اس شرط پر چھوڑ دیا تھا کہ آئندہ وہ یا اس کی بستی کا کوئی آدمی شکار کرنے یہاں نہیں آئے گا۔

سردار کنگ نے وعدہ کر لیا تھا۔ ٹارزن نے سوچا تھا کہ ممکن ہے وہ اپنا وعدہ بھول جائے۔ چنانچہ اس نے سردار کنگ کی ٹانگ میں خنجر سے زخم لگا دیا تھا تا کہ اسے اپنا وعدہ ہمیشہ یاد رہے...... آج ایک ماہ بعد اس کے قبیلے کے آدمی اس کے جنگل میں آئے تھے۔ اس سے ٹارزن نے یہی اندازہ لگایا تھا کہ وہ کسی خاص کام سے آئے ہیں وہ بے

چینی سے ان کا انتظار کرنے لگا۔

چند لمحوں بعد کنگاڑا قبیلے کے دو آدمی آتے دکھائی دیئے۔ ان کے ہاتھوں میں نیزے تھے۔ انھوں نے قریب آ کر ٹارزن کو سلام کیا اور ٹارزن کے اشارے پر اس کے سامنے بیٹھ گئے۔

"تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو؟" ٹارزن نے ان سے پوچھا۔

"ٹارزن...... ہم کنگاڑا قبیلے سے آئے ہیں، ہمیں ہماری ملکہ نے تمہارے پاس بھیجا ہے۔" ایک آدمی نے بتایا۔

"ملکہ نے......" ٹارزن نے حیرت سے کہا......

"کیا سردار کنگ وہاں نہیں تھا......"

"وہ چیل کے انڈے تلاش کرنے گیا ہوا ہو گا......" منکو نے مسکرا کر کہا۔

"نہیں......وہ مر چکا ہے۔" دوسرا آدمی تیزی سے بولا۔

"اوہ...... کیسے......؟" ٹارزن نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"تم نے اس کی ٹانگ میں گزشتہ ماہ جو زخم لگایا تھا اس میں زہر [illegible]یا تھا اور اس کے علاج کے لیے ٹانگ کاٹنا پڑی...... مگر ٹانگ [illegible]ے پر وہ مر گیا...... اب سردار کی ملکہ ہماری حکمران ہے۔" پہلا آدمی

بولا۔

" اچھا تو ملکہ نے تمہیں کیوں بھیجا ہے میرے پاس......" ٹارزن نے سوال کیا۔

" وہ تم سے دوستی کر کے دشمنی ختم کرنا چاہتی ہے......" ایک آدمی بولا......

"کل اس کی تخت نشینی کا جشن منایا جائے گا اور ملکہ نے تمہیں جشن میں شریک ہونے کی دعوت دی ہے تا کہ تم سے ملاقات ہو سکے......"

ان کی آمد کا مقصد سن کر ٹارزن سوچ میں پڑ گیا۔

دعوت کا سن کر منکو کو بہت خوشی ہوئی اور وہ زور زور سے ہنسنے لگا۔ کنگاڑا کے پجاری اسے حیرت سے دیکھنے لگے۔

" کیا بات ہے منکو...... تم کیوں ہنس رہے ہو......؟" گنجے لنگور نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

" آج میں بہت خوش ہوں گنجے۔" منکو نے بدستور ہنستے ہوئے کہا۔ "پہلی بار ہمیں کسی نے دعوت دی ہے......"

" مگر دعوت تو سردار کو دی گئی ہے...... تمہیں تو کوئی جانتا بھی نہیں ......" گنجے لنگور نے منہ بنا کر کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ مجھے کوئی نہ جانتا ہو......" منکو نے فخر سے سینہ تان کر کہا......

"اس جنگل میں جدھر ایسی چیزیں ہیں...... میرا مطلب ہے جدھر ایسے جاندار ہیں...... جن سے ساری دنیا واقف ہے...... ایک سردار اور دوسرا میں......"

"سردار کو تو سب جانتے اور مانتے ہیں...... مگر تم تو ایک معمولی لنگور ہو......" گنجے لنگور نے ہنستے ہوئے کہا۔

"دیکھو گنجے...... میرا مذاق مت اڑاؤ...... اڑانا ہی ہے تو ان مکھیوں کو اڑایا کرو...... جو تمہارے سونے کے درمیان تمہارے ناک پر چہل قدمی کرتی رہتی ہیں......" منکو نے غصیلے لہجے میں کہا......

"پوری دنیا مجھے جانتی ہے...... جو سردار کو جانتا ہے وہ مجھے بھی جانتا ہے...... لیکن جو مجھے جانتا ہے...... وہ سردار کو نہیں جانتا......"

"خاموش ہو جاؤ منکو...... مجھے سوچنے دو......" ٹارزن نے اسے ڈانٹا۔

"سردار...... اس میں سوچنے کی کیا ضرورت ہے...... ملکہ نے تمہیں دعوت دے کر تمہاری عزت افزائی کی ہے...... تمہاری شان بڑھائی ہے...... لہٰذا فوراً دعوت قبول کر لینی چاہیے...... ورنہ......" منکو نے کہا۔

" ورنہ...... کیا ہو گا......" ٹارزن نے اس کی بکواس پر مسکراتے ہوئے پوچھا۔

" ورنہ بیچاری ملکہ کا دل ٹوٹ جائے گا......" منکو نے کہا......

"اور جب ایک بار دل ٹوٹ جائے تو پھر مرنے کے بعد اسے فرشتے ہی جوڑتے ہیں...... اس لیے ملکہ کا دل مت توڑیں...... اس کے بجائے گنجے لنگور کا سر توڑ دیں...... درختوں سے پھل توڑیں...... یا آسمان سے ستارے توڑیں...... مگر کسی کا دل مت توڑیں سردار......"

ٹارزن منکو کی بات پر بے اختیار مسکرانے لگا۔ پھر اس نے کنگاڑا کے پجاریوں سے کہا......

"ٹھیک ہے...... ملکہ کو میرا سلام کہنا اور میری طرف سے شکریہ ادا کرنا۔ میں کل اس کی تخت نشینی کے جشن میں شرکت کرنے ضرور آؤں گا۔"

" ملکہ سے کہنا کہ میں بھی آؤں گا......" منکو نے پجاریوں سے کہا......

" کیونکہ میں نے بھی اس کی دعوت قبول کر لی ہے...... پھر میرا آنا تو ضروری بھی ہے...... کیونکہ میں سردار ٹارزن کا دوست اور لاڈلا ہوں......"

اس کی بات کی پجاریوں کو سمجھ نہ آئی لیکن پھر بھی وہ مسکرانے لگے۔ پھر انھوں نے ٹارزن سے کہا۔

"ٹارزن...... ہم تمہیں ساتھ لے کر جائیں گے...... کیونکہ ملکہ کا حکم ہے کہ تمہیں ساتھ ہی لایا جائے ورنہ وہ ہمیں قتل کر دے گی۔ اس لیے مہربانی کر کے تم ابھی ہمارے ساتھ چلو......" ایک آدمی نے اصرار کیا۔

"مگر جشن تو کل ہے......آج جا کر میں کیا کروں گا......"؟ ٹارزن نے حیرت سے پوچھا۔

"ناچ گانا سیکھنا ہو گا شاید......" منکو نے مسکراتے ہوئے کہا...... "تاکہ جشن میں ہم ناچ گا سکیں......"

ایک پجاری بولا......

"وہ آج کی رات تمہیں اپنے گھر میں مہمان رکھ کر تمہاری خدمت کرنا چاہتی ہے...... تاکہ کل جشن میں تم بستی والوں کے لیے اجنبی نظر نہ آؤ۔"

"ٹھیک ہے سردار ......ہم ابھی چلے جاتے ہیں......" منکو نے تیزی سے کہا۔

"آج رات ملکہ کی میزبانی سے لطف اٹھائیں گے اور کل جشن

تاجپوشی سے لطف اندوز ہوں گے۔"

ٹارزن نے کنگاڑا کے پجاریوں سے کہا۔ "اچھا...... تم جاؤ...... میں تمہارے پیچھے پیچھے آ تا ہوں...... ابھی مجھے جنگل کی دیکھ بھال کے لیے کسی کو اپنا نائب بنانا ہے...... کیونکہ آج کل مہذب دنیا سے لوگ آرہے ہیں شکار کرنے کے لیے...... تم راستے میں میرا انتظار کرنا۔"

"ٹارزن...... تم وعدہ کرو کہ ضرور آ ؤ گے...... ورنہ ہم تمہارے ساتھ ہی جائیں گے......" ایک پجاری بولا۔

ٹارزن نے ان سے وعدہ کیا اور دونوں پجاری رخصت ہو گئے...... ٹارزن نے گنجے لنگور کے ذریعے کالو شیر کو بلوایا اور اسے جنگل کی ذمہ داریاں سونپ دیں۔

"سردار...... میں آپ کے ساتھ جاؤں گا......" منکو بولا۔

"کیوں......؟" ٹارزن نے پوچھا۔

"کیونکہ مجھے اندیشہ ہے کہ ملکہ دعوت کی آڑ میں آپ سے دشمنی کا سلوک نہ کر بیٹھے...... کیونکہ اس کا شوہر آپ کے لگائے ہوئے زخم سے مرا ہے اور ہوسکتا ہے کہ وہ اسی قتل کا بدلہ لینا چاہتی ہو......" منکو بولا۔

اور ٹارزن اس کی عقل کو داد دینے لگا...... اس نے منکو سے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ چھپ کر کنگاڑا قبیلے کی بستی میں پہنچ جاؤ...... اور

میرے وہاں پہنچنے سے پہلے معلوم کرو کہ ان لوگوں کا مجھے دعوت دینے کا اصل مقصد کیا ہے...... تمہاری وہاں موجودگی کا کسی کو پتہ نہ چلے...... میں تمہاری جگہ پر لنگور کو ساتھ لے جاتا ہوں...... تا کہ وہ شک نہ کریں کہ منکو کیوں نہیں آیا......''

''منکو ٹارزن کی بات سن کر کنگاڑا قبیلے کی طرف روانہ ہو گیا اور ٹارزن گنجے لنگور کے ساتھ جنگل سے نکل کر پہاڑوں کی طرف بڑھنے لگا...... راستے میں دونوں پجاری اس کا انتظار کر رہے تھے...... ٹارزن کے آ جانے پر وہ دونوں اس کے ساتھ آگے چل دیئے۔

ادھر منکو تیزی سے دوڑتا ہوا کنگاٹا قبیلے کی بستی میں جا پہنچا...... وہاں گھاس پھوس کے تیں چالیس جھونپڑے تھے...... ان میں سے ایک جھونپڑا بستی کے آخری سرے پر اور سب سے بڑا تھا...... اس جھونپڑے کے دروازے پر دو جنگلی نیزہ بردار پہرہ دے رہے تھے...... منکو جھونپڑوں کے عقب میں چلتا ہوا اس بڑے جھونپڑے کے پیچھے پہنچ گیا...... اسے یقین تھا کہ ملکہ اس جھونپڑے میں ہو گی......

منکو نے ایک سوراخ سے اندر جھانکا...... اندر ایک انتہائی بدصورت اور موٹی عورت بیٹھی تھی...... اس کے سامنے ایک جنگلی سر جھکائے کھڑا تھا...... منکو سمجھ گیا کہ وہی ملکہ عورت ہے۔

"سپہ سالار...... مہمان ابھی تک نہیں آیا......" ملکہ نے جنگلی سے پوچھا۔

"وہ نہ آیا تو میں خود ٹارزن کو لینے جاؤں گا......" سپہ سالار بولا۔

"نہیں نہیں...... تمہارے جانے سے ٹارزن کو شک ہو جائے گا......" ملکہ نے جلدی سے کہا۔

"بہت بہتر...... جیسے آپ کی مرضی......" سپہ سالار نے سر ہلا کر کہا۔

اسی لمحے بستی میں ڈھول بجنے لگا...... سپہ سالار اچھل کر بولا......"وہ آ گیا ہے ملکہ عالیہ...... مبارک ہو......"

ملکہ خوشی سے اچھل پڑی...... منکو فوراً جھونپڑے کی چھت پر چڑھ گیا...... سامنے سے ٹارزن بستی میں داخل ہوتا دکھائی دیا بستی کا ایک آدمی ڈھول پیٹ رہا تھا۔

منکو کو یقین تھا کہ ٹارزن کے لیے وہاں خطرہ ہے۔ کیونکہ ملکہ نے سپہ سالار سے کہا تھا کہ اس کے جانے سے ٹارزن کو شک پڑ جائے گا۔ چنانچہ ملکہ نے جھونپڑے کے عقب میں آ کر بلند آواز سے چیخ ماری۔ ٹارزن سمجھ گیا کہ یہ منکو کی چیخ ہے اور یہاں اس کے لیے خطرہ ہے۔ پھر منکو سوراخ سے اندر جھانکنے لگا چند لمحوں بعد ٹارزن دونوں پجاریوں

کے ہمراہ جھونپڑے میں داخل ہوا۔ اس کے ساتھ گنجا لنگور بھی تھا۔

"آؤ ٹارزن...... میں تمہارا ہی انتظار کر رہی تھی......" ملکہ نے ٹارزن سے مسکرا کر کہا......

"تم نے یہاں آ کر مہربانی کی ہے......"

"ملکہ تم نے جو دعوت دی تھی اس لیے چلا آیا ہوں......" ٹارزن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ۔ سپہ سالار دعوت کا انتظار کرو......" ملکہ نے ٹارزن کا شکریہ ادا کرتے ہوئے سپہ سالار سے کہا۔

سپہ سالار نے بلند آواز سے کسی کو پکارا...... فوراً ہی دس بارہ آدمی اندر گھس آئے...... ان کے ہاتھوں میں نیزے' کلہاڑیاں اور لمبے چھرے تھے۔

"کنگاڑا کے پجاریوں...... تمہارے مرحوم سردار کا قاتل تمہارے سامنے ہے اور میں اس کا گوشت کھانے کے لیے بے چین ہوں......" ملکہ نے ان سے کہا۔

"جلدی سے ٹارزن کو ذبح کر کے اس کا گوشت مجھے کھلاؤ......"

ٹارزن منکو کی چیخ سن کر پہلے ہی ہوشیار تھا۔ اس نے فوراً چھلانگ لگائی اور ملکہ کے پیچھے پہنچ گیا۔ ساتھ ہی اس نے خنجر نکال کر ملکہ کی

پشت سے لگاتے ہوئے کہا۔

''خبردار...... کوئی قریب آیا تو خنجر ملکہ کی پشت میں اُتر جائے گا...... سب لوگ ہتھیار پھینک کر باہر نکل جائیں...... آدھی رات کے بعد اندر آئیں...... اس سے پہلے کوئی جھونپڑے کے قریب بھی آیا تو ملکہ کی لاش پائے گا......''

ملکہ کی جان خطرے میں دیکھ کر سب لوگوں نے ہتھیار پھینکے اور باہر نکل گئے۔ ٹارزن نے گنجے لنگور کو اشارہ کیا اور اس نے جھونپڑے کا دروازہ بند کر دیا۔ تب ٹارزن نے ملکہ کے منہ کو ہاتھ سے دباتے ہوئے اس کی گردن کاٹ ڈالی۔ پھر دیوار میں شگاف کر کے باہر نکل آیا۔ اس طرف منکو کے سوا کوئی نہ تھا۔ ٹارزن منکو اور گنجے لنگور کے ساتھ دبے پاؤں بستی سے نکلا اور آدھی رات سے پہلے ہی واپس جنگل میں پہنچ گیا۔

ختم شد